لیحق الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون (الانفال آیت ۸)

تاکہ اللہ حق کو حق دکھائے اور باطل کو مٹادے خواہ یہ مجرموں کو ناگوار ہو۔

(گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے)

سنسنی خیز حقانیتِ اسلام

جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی مباہلہ میں ہلاکت اور عبرتناک انجام

حجت تمام اتمام حجت

مؤلف

احتشام الحق عبدالباری (سابق احمدی/قادیانی)

شائع کردہ

اینٹی احمدیہ/قادیانی موومینٹ اِن اسلام

بھولا[illegible] کی چال گالا نمبر ۱۵، ۲۱، مولانا آزاد روڈ، کراس لین، مدن پورہ، ممبئی۔ ۸ (انڈیا)

فون (آفس) 23098447 (موبائل) 9892131836

رہائش

احتشام الحق عبدالباری

انجمن احمدیہ مشن

۱۷ ار الحق بلڈنگ، روم نمبر 9/10، وائی۔ ایم۔ سی۔ اے روڈ، ممبئی۔ ۴۰۰۰۰۸ (انڈیا)

http://alhafeez.org/rashid/ rased@emirates.net.ae

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

(سورہ الانفال آیت ۸)

تاکہ اللہ حق کو حق کر دکھائے اور باطل کو مٹا دے خواہ یہ مجرموں کو ناگوار ہو۔

(گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے)

سنسنی خیز حقانیتِ اسلام

جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی مباہلہ میں ہلاکت اور عبرتناک انجام

حجت تمام اتمام حجت

مؤلف

احتشام الحق عبدالباری (سابق احمدی/قادیانی)

شائع کردہ

اینٹی احمدیہ/قادیانی مومینٹ اِن اسلام

بھولا سیٹھ کی چال گالا نمبر ۱۵، ۲۱۰، مولانا آزاد روڈ، کراس لین، مدن پورہ، ممبئی۔ ۸ (انڈیا)

فون (آفس) 23098447 (موبائل) 9892131836

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”مقدمہ“

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ط وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

ترجمہ :

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنا نور (روشنی) پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناخوش ہوں۔

(سورہ صف پارہ ۲۸ آیت ۸)

معزز قارئین کرام

رابطہ عالمِ اسلامی نے اپنے ایک اجلاس منعقدہ اپریل ۱۹۷۴ء مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے مطالبے پر حکومت پاکستان نے قادیانی عقائد کی مکمل تحقیق کر کے اور قادیانیوں سے چھ مہینوں کی بحث ومباحثہ کے بعد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو انھیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر خارج از اسلام کردیا۔

اس پر قادیانیت کے خودساختہ خلیفۃ الرابع مرزا طاہر احمد اور مرزائی مبلغین نے یہ جھوٹا پروپگنڈا کرنا شروع کیا کہ پارلیمنٹ پاکستان اگر اس مباحثے کی کیسٹ عوام میں نشر کردیں تو ساری عوام احمدی/قادیانی بن جاتے۔ پھر انہوں نے ۱۹۸۸ء میں ایک کتابچہ "مکفرین مکذبین اور معاندین احمدیت کو مباہلہ کا کھلا چیلنج تحریر کیا جس میں علمائے اسلام کو خصوصاً اور دیگر مخالفین قادیانیت کو مباہلے کے لئے للکارا مگر جب بھی علمائے اسلام نے اُن کے مباہلے کی پیشکش کو قبول کیا تب تب وہ خودساختہ خلیفہ مباہلہ کرنے سے چھپ جاتا اور اس کے مبلغین اپنی عوام میں جھوٹا پروپگنڈا کرتے کہ مخالفین احمدیت میں سے کوئی بھی فرد ڈر وخوف سے مباہلہ کرنے نہیں آیا۔

آخر اس چھپا چھپی کے گیارہ سال بعد قادیانی خلیفہ نے پاکستان (کراچی) کے تاجر جناب الیاس ستار صاحب جو کہ ایک داعی اور اہل علم بھی ہے ان سے مباہلہ کرلیا اور جلسہ سالانہ لندن میں اٹھارہ ہزار قادیانیوں کے سامنے اس مباہلے کی قبولیت کا اعتراف کیا۔ اس مباہلے کی قبولیت کے بیس دن میں ہی اس خودساختہ خلیفہ کو عذاب الٰہی نے دوران خطبہ جمعہ فالج کی شکل میں آدبوچا۔

خاکسار کے والد بھی کبھی قادیانیت کے جھانسے میں آگئے تھے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے انھیں ہدایت دی جب انھوں نے مرزائی عقائد کی گرفت کی تو قادیانی اُن کے دشمن بن گئے والد صاحب اسی مشن والی بلڈنگ میں قیام پذیر تھے۔ اُن کے اعتراض پر انھیں طرح طرح سے پریشان کرتے تھے لہذا انھیں اپنے عقیدے کو چھپا کر رکھنا پڑا جبکہ خاکسار ایک کٹر قادیانی داعی تھا سات سال کی عمر سے ہی تبلیغ قادیانیت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا ۱۹۹۰ء میں والد صاحب کی وفات ہوگئی تو انھیں مسلمانوں کے قبرستان میں میرے بھائیوں نے دفنایا اب چونکہ راز افشاء ہو چکا تھا اس کے کچھ دنوں بعد ہی قادیانی غنڈوں نے ہمیں ستانا اور پریشان کرنا شروع کردیا بات بات پر جھگڑا کھڑا کرنے کی کوشش کرنا نیز ہمیں پانی دینے سے روکنا اور ظلم وبربریت کا پہاڑ توڑنا ان کی عادت بن گئی۔

ساتھ ہی جو معمولی سا کاروبار والد صاحب کرتے تھے وہ بھی بند کروادیا گیا یہ لوگ اپنے خطبہ میں کہتے جو جماعت سے ٹکرائے گا وہ تباہ وبرباد ہوجائے گا لہذا انہیں معافی مانگ کر دوبارہ احمدیت میں آنا ہوگا ان لوگوں نے غنڈوں کے ذریعہ گھر خالی کروانے کی کوشش کی ہمیں قتل کرنے کی سازش رچی اور جھوٹے الزامات میں پھنسوانا چاہا ان کے خلاف پولیس میں متعدد کمپلینٹ درج ہیں۔

اہل خانہ جو کہ پہلے ہی احمدیت سے تائب ہوگئے تھے صرف خاکسار ہی ایک ایسا فرد تھا جو اپنے گھر میں پوری تحقیق کے بعد اور والد صاحب کی وفات کے بعد قادیانیت سے تائب ہوا الحمدللہ۔ (مزید تفصیل کے لئے پڑھیے ویب سائٹ پر الفتوی ۲۲ ـ ۲۷ ـ ۱۲۹ انٹرنیشنل)

پھر جب سے خاکسار نے قادیانیت کے خلاف تبلیغ شروع کی جب پہلی بار تبلیغ کی تو ایوانِ قادیانیت میں زلزلہ برپا ہوگیا اپنے ذاتی خرچ میں کٹوتی کر کے ایک روپیہ دو روپے جمع کر کے تبلیغ اسلام شروع کی پھر ۱۹۹۷ء میں" اینٹی احمدیہ قادیانی/مومنٹ اِن اسلام" تحریک شروع کی جو الحمدللہ کافی کامیاب رہی اور اب تک ہزاروں افراد اس تحریک

کے ذریعہ مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔

قادیانیوں نے جب اس تحریک کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دیکھی تو پھر خاکسار اور خاکسار کے بھائیوں کے قتل کی سازش رچی ہمیں جھوٹے الزامات میں پھنسانے کی پوری پوری کوشش کی گئی یہاں تک کہ مجھ پر ہاتھ تک اٹھایا گیا اور گالیاں بھی دیں اور میرے راستے میں پتھر تک ڈالا گیا تاکہ میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ سے باز آجاؤں۔

اتنا کر کے بس نہ ہوا تو ممبئی شہر کے چرچ گیٹ علاقے میں پریس کانفرس منعقد کی جس میں یہ باور کرانا چاہا کہ "ہندستان کو بھی پاکستان بنایا جارہا ہے اور پاکستان کے شدّت پسند مسلمان ہندستان میں بھی پیدا ہو رہے ہیں" اسی محفل میں ہماری تحریک کے ممبر جناب رفیق صاحب موجود تھے انہوں نے اُن کے اُس بیان پر اُس قادیانی مقرر اور مقررین سے سوالات کی بوچھار کر دی جس سے یہ پریس کانفرس ناکام ہوگئی اور انہیں منہ کی کھانی پڑی کانفرس کو ناکام ہوتا دیکھ اور مجھے تبلیغ سے روکنے کے لئے ایک بار پھر زبردست سازش کے تحت خاکسار کے بھائی کو قتل کے جھوٹے الزام میں پھنسا دیا گیا جب کے اُن کا اس تحریک سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا مگر جس کو اللہ رکھے اُسے کون چکھے عدالت نے اُنہیں بے قصور قرار دے کر باعزت بری کر دیا اس کے علاوہ شولا پور کے قادیانی مبلغ و نگراں عقیل سہارنپوری نے خاکسار کو قادیانیت کے خلاف تبلیغ نہ کرنے پر -/۵۰،۰۰۰ ہزار روپیوں کی پیشکش کی اس پر بھی بس نہ چلا تو انہوں نے مجھے اور مولانا سرفراز صاحب کو مار پیٹ کر توبہ نامہ لکھوانے کا پلان بنایا مگر اللہ کے فضل سے ہمیں اس بات کا علم پہلے ہی ہو چکا تھا، مولانا سرفراز ربانی صاحب کا قادیانیت کے خلاف بحث و مباحثے میں اہم کردار رہا ہے۔

اس تحریک کی مزید کامیابی اور ترقی روکنے کے لئے صدر محمود سمیع اللہ قادیانی احباب اور قادیانی مبلغ طفیل نے خاکسار کے بھائیوں کو قادیانی مذہب قبول کرنے نیز خاکسار کو تبلیغ سے روکنے کی درخواست کی۔

آج بھی الحمدللہ احسن طریقے سے تبلیغ کا کام جاری ہے نیز بے شمار قادیانی اور مسلمان مرزا قادیانی کے فراڈ و مکاری سے واقف ہو رہے ہیں۔

۷؍دسمبر ۲۰۰۳ء میں بیلجیم کے شہر انتورپن میں نصیر احمد سندھی سے مباہلہ ہوا اس مباہلہ سے عظیم کامیابی یہ ملی کے ستمبر ۲۰۰۴ء میں ہندستان کے پوسٹ رنگم پیٹھ، تعلقہ شوراپور ضلع گلبرگہ میں تین ہزار کٹر قادیانیوں نے خاکسار کے ۵ لاکھ روپئے کے اسلامی انعامی چیلنج کے ذریعہ قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا، اور انتورپن میں پاکستان کے جاٹ مظفر اور نظیر احمد لاہوری نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا الحمدللہ مرزائی مظفر صاحب کے اسلام قبول کرنے پر اُن کے خلاف جھوٹی کمپلینٹ کر کے اُنہیں پریشان کر رہے ہیں۔

حال ہی میں جب گھر میں پینے کے لئے پانی نہ تھا تب گھر والوں نے ان سے پانی مانگا تو قادیانی مبلغ طفیل نے کہا "اُسے (یعنی خاکسار) تبلیغ کرنے سے نہیں روکتے ہو اس لئے پانی نہیں ملیگا" قادیانی جو اپنے اچھے اخلاق کا مظاہرہ ظاہری طور پر کرتے ہیں اگر آپ ان کی ذرا مخالفت کریں گے تو یہ آپ کے جانی دشمن بن جائیں گے یہ صرف اسلام کے ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے دشمن ہیں ماضی میں اسلام اور ہندستان سے غداری میں ان کے گروہ کا سب سے بڑا کردار رہا ہے اور جو بھی شخص ان کے خلاف اُٹھا اُسے کیفرِ کردار تک پہنچا دیا گیا ہے ماضی میں پنڈت لیکھرام پیشاوری کا قتل عبداللہ آتھم کے گھر زہریلا ناگ سانپ چھوڑا گیا عبدالرحمن مصری کا بھیانک حشر اور اُن کے ساتھی پر جان لیوا حملہ اور قتل مولانا یوسف لدھیانوی اور مفتی جمیل صاحب کا قتل اور اور اسلم قریشی صاحب کا اغوا اور اُن

کو بیان دینے کے بھی قابل نا رکھنا یہ سب جیتی جاگتی مثالیں ہیں۔

میرے احمدی بھائیوں آپ سب کو اس کا یقین نہیں ہوگا ذرا خود آپ ان سے مخالفت وحوالجات طلب کر کے دیکھیں پھر یہ کیسے آپ کے دُشمن ہو جاتے ہیں آپ کو معلوم ہو جائے گا اور ان کے سارے بناوٹی اخلاق دھرے کے دھرے رہ جائینگے۔

خاکسار نے اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا بھانڈا پھوڑا ہے اور مرزائی سیّد رشید احمد سونگھڑوی Post Sunghda, Dist. Cuttuck, Urissa, Pin Code : 7542021 کے دیئے ہوئے چیلنجنگ کتابچہ "ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ" کا مدلل جواب دے کر مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے اور مباہلے کے نتیجے میں ہلاکت پر جائے فرار کا کوئی راستہ نہیں چھوڑا ہے اور مکمل دلائل حقہ سے اور حوالجات پر نظر ثانی کر کے کتاب کی تالیف کی ہے۔ مرزا قادیانی کے مُشرکانہ اور کافرانہ عقائد رکھنے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا مرزا غلام احمد قادیانی کے روپ میں دوبارہ دُنیا میں تشریف لانے کا عقیدہ رکھنے اور اپنے کو مسلمان سمجھنے پر اتمام حجت کر دی ہے۔ صفحات آگے پیچھے ہو سکتے ہیں لیکن حوالہ آپ کو ضرور بضرور ملیگا انشاللہ

یہاں ایک بات نہایت اہم اور توجہ کہ قابل ہے خاکسار کی گفت وشنید ایک مفتی صاحب سے جاری تھی جن کا برسہا برس سے ختم نبوت میں اہم کردار رہا ہے بات بات میں خاکسار سے مرزا غلام احمد قادیانی کی مباہلہ میں ہلاکت پر بحث چھڑ گئی اُن کا بیان تھا کہ مرزا قادیانی دُعا کے نتیجے میں ہلاک ہوا نہ کہ مباہلہ میں خاکسار نے کہا جناب وہ تو مباہلہ میں ہلاک ہوا۔ اُس پر اُنھوں نے کہا "تم ہمارے سامنے کے بچے ہو ہم سے ہوائیں باتیں نہ کرنا حوالہ پیش کرو" بہرحال ہم نے مفتی صاحب کے سامنے وہ حوالہ بغیر صفحات اور بغیر عنوان کا پیش کر دیا جس کا اعتراف آخر اُنھوں نے کر لیا۔ خاکسار نے بلادِ اسلامیہ میں بھی اُن

حوالجات کو پہنچا دیا ہے تا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مباہلہ میں ہلاکت کا راز پوشیدہ نہ رہے۔

-------کیا اس کتاب کے منظر عام پر آنے سے ایوانائے قادیانیت میں بھونچال آ جائے گا؟ کیا احتشام الحق (خاکسار) اور ان کے بھائی پھر کسی سازش کا شکار ہونگے؟ یا پھر قتل کر دیئے جائینگے؟

اس کتاب کی تالیف میں جن لوگوں نے (اینٹی احمدیہ کے ممبران وخاکسار کے مرحوم والدین) مدد کی اللہ تعالیٰ اُن سب کو اور اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور اس کتاب کو لوگوں کے لئے نفع بخش بنائے آمین۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

وتب علينا انك انت التواب الرحيم

خاکسار خادم اسلام احتشام الحق عبدالباری

نام کتاب.......... سنسنی خیز حقانیت اسلام جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی مباہلہ میں ہلاکت اور عبرت ناک انجام

مولف.......... احتشام الحق عبدالباری

تعداد اشاعت.......... تین ہزار

تاریخ طبع اول.......... ۲۵ مئی ۲۰۰٦ء

مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں ممبئی اور یو۔ اے۔ ای۔ ڈاکٹر سید راشد علی

اینٹی احمدیہ موومنٹ ان اسلام

Post Box 11560

Al-Fujairah U.A.E.

00971506492811

http:alhafeez.org/rashid/ rased@emirates.net.ae

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

””تبصرہ“

الحمدللہ الذی وحدہٗ والصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ (امابعد) قال اللہ تعالیٰ ”ماکان محمد آبا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین“ الاحزاب/۴۰

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

تشریح: نص قطعی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ سیاق سے اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ چونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لہٰذا اس دستور کی اصلاح خود آپ ہی کو کرنا تھی آیت معنی کے اعتبار سے عام ہے ملاحظہ ہو۔ تیسر القرآن ص ۴۳۴

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز!

چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست...... اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است۔

معزز قارئین کرام! ہمیشہ دنیا حق و باطل کی آماجگاہ رہی۔ یہاں نیک اور بد کا مقابلہ رہا۔ صدق اور کذب میں نبرد آزمائی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حق کا ساتھ دیا۔ نیک اور صادق کو بلند و بالا کیا۔ کاذب اور باطل کا منہ کالا کیا۔ حوادثات زمانہ رونما ہوتے ہیں۔ فتنے اور فساد کے ہنگامے ہجوم کراتے ہیں۔ کذب و باطل کے بڑے بڑے طوفان اُٹھتے ہیں۔ اور جماعتوں میں ابتری و بدنظمی پیدا کرتے۔ ضلالت و گمراہی کی فضا پھیلاتے ہیں۔ انھیں فرقوں میں ایک فرقہ ””قادیانی“ ہے۔

مسلمانوں کی تاریخ میں ۱۹ رویں صدی کا نصف آخر اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا

ہے کہ اس میں اسلام دشمن طاقتوں نے دو ایسے فرقوں کو وجود بخشا۔ جنھوں نے مسلمانوں کو اسلام کے نام پر گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھیں۔ انھوں نے اسلام دشمن طاقتوں کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے میں اپنی پوری توانائیوں کو صرف کر دیا کہ مسلمانوں کو ان کے قبلہ وکعبہ اور انکی اُمنگوں اور آرزوؤں کے مراکز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے منقطع کر کے انھیں انکے دیسوں اور وطنوں میں محصور کر دیا جائے۔ جن کے وہ باسی اور شہری ہیں۔ وہ گروہ جو اس کارنمایاں کو انجام دینے کے لئے وجود میں لائے گئے ان میں سے ایک تو برصغیر ھند میں انگریزی ایجنٹ قادیانی تھے۔ اور دوسرے روسی انگریزی ذلہ خوار بہائی۔

قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی جسکی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ انھیں بچپن میں چڑیاں پھنسانے کی عادت تھی۔ دیگر کھیل کود سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ ضدی مزاج تھے۔ بچپن میں تعلیم کا آغاز ہو گیا تھا۔ بیس سال کی عمر تک تحصیل علم کیا۔

۱۸۶۴ء میں اپنے والد کی پنشن کی ایک بھاری رقم لیکر فرار ہو گئے۔ اور پندرہ روپیہ ماہوار پر سیالکوٹ کچہری میں ملازمت اختیار کر لی چار سال بعد ۱۸۶۸ء میں مختاری کے امتحان میں بیٹھے لیکن فیل ہو گئے۔ اس حادثہ ناکامی سے بددل ہو کر ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور وطن واپس آ گئے۔ یہاں زمینداری اور مقدمہ بازی کے شغل میں ایک عرصہ گزارنے کے بعد ۱۸۷۷ء میں مذہبی اسٹیج پر نمودار ہوئے۔ اور ایک مناظر اسلام کے روپ میں اسلام کی پرزور اور جذباتی وکالت کر کے تمام مسلمانوں کو بہت جلد اپنی طرف مائل کر لیا۔

پھر رفتہ رفتہ مجددیت۔ مہدویت۔ نبوت و رسالت کے دعوے تک کر ڈالے اور جداگانہ اُمت بنانے کی تیاری بھی کرتے رہے۔ چنانچہ رفتہ رفتہ انھوں نے اور ان کی جماعت کے اکابر نے اپنا خدا، رسول، کتاب شریعت، عبادت، قانون، مناکحت، دین شعائر مقامات مقدسہ، تاریخی شخصیتیں تقویم کیلنڈر جنت و دوزخ سزا و جزا کا معیار سب کچھ مسلمانوں سے الگ

کر لیا۔ اور وہ ہر حیثیت سے جداگانہ اُمت بن گئے۔

(دیکھئے تذکرۃ ابوالوفاء ۹۶ تا ۹۸ء تالیف، عبدالرشید عراقی سوھدروی ندوۃ المحدثین اسلام آباد گوجرانوالا پاکستان)

نیز ان کے فاسد عقائد ونظریات اور لادینی افکار کی بنیاد پر پاکستان کے مسلمانوں کے مطالبے پر پارلیمنٹ نے قادیانی عقائد کی مکمل تحقیق کر کے انھیں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ ص ۱۰۰ حوالہ مذکورہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ر فروری ۱۹۲۳ء

بقول شخصے۔

ابر پنجاب سے نکلی جو چمک بجلی
بجھ گئی شمع شبستان رسول قدنی؟

لیام جسے آئے ہیں، خالص جو ہے مشہور
ہم پاؤں پڑے ایسے رسول قدنی کے؟

لاشہ پھیں مُردن خیر دجال پہ آیا
کیا رُتبے ہیں وللہ رسول قدنی کے؟

موجودہ حالات میں بھی آج واضح طور پر قادیانی اُمت اپنی دعوت نہیں پیش کرتی ہے۔ بلکہ وہی پرانی روش، منافقانہ ٹیکنیک، چالبازی عیاری ومکاری کا لبادہ اوڑھ کر خود مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کی صفوں میں تشدد وانتشار کو ہوا دینا ان کا شیوہ بن چکا ہے۔ مگر اللہ جسے رکھے اسے کون چکھے دوسری مثال گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے ہمارے دوست وعزیز جناب احتشام الحق عبدالباری حفظ اللہ نے ان کی پرفریب پروضع ملمع سازیوں کی قلعی کھولی ہے اوران کا دامن تارتار کردیا ہے۔ آپ ماضی میں پکے قادیانی تھے۔ اللہ کی توفیق سے ان کو ہدایت نصیب ہوئی۔ جملہ اہل خانہ پہلے ہی تائب ہوکر مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ لیکن موصوف نے بہت ہی تحقیق کے بعد قادیانیت سے تائب ہوئے اوراسلام سے سرفراز ہوئے اور موصوف نے قادیانیت سے تائب ہونے کے بعدان کے خلاف تبلیغ اسلام شروع کردی اوران کے خلاف ایک تنظیم جسکا نام ''اینٹی احمدیہ/ قادیانی مومنٹ اِن اسلام'' قائم کی اوران کی کوششوں سے الحمدللہ ہزاروں افراد قادیانیت سے تائب ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

اس کتابچے کے بارے میں مولانا سرفراز سلام ربانی حفظہ اللہ اور دیگر اراکین کا اصرار تھا کہ کچھ اس پر اپنے تاثرات قلمبند کروں عدیم الفرصتی کے باوجود اس کام کو اولین ترجیحات میں رکھا۔ اور چند سطور قارئین کرام کیلئے حاضر خدمت کرسکا۔

محترم نے اس کتاب میں بہت سارے حقائق کا انکشاف کیا ہے کہ حقیقی روبرو مباہلہ مولوی عبدالحق غزنویؒ سے ہوا ہے اور قادیانیوں کا کتابچہ ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جسکا دور ۵۱ سال پر محیط کون جیتا کون ہارا؟'' کا مدلل جواب دیکر انکے مکروفریب کا بھانڈہ پھوڑا ہے اور قادیانیت کا اصلی چہرہ اہل اسلام کے سامنے پیش کیا ہے تاکہ حقیقت حال سے آگاہی ہو۔

مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مباہلہ کیا تھا اور آپکی علمی فضیلت وعلمیت کے سامنے اپنی کتاب ''اعجاز احمدی'' کے صفحہ ۴۰ پر یہ کہہ کر گھٹنے ٹیک دیے

تھے کہ وکان ثناء اللہ مقبول قومہ۔ ثناء اللہ اپنی قوم میں مقبول ومرغوب ہے۔

آپ جنوری ۱۹۰۳ء میں مرزا کی دعوت پر قادیان تشریف لے گئے۔ اوراس کو اپنے آنے کی اطلاع دی مرزا نے جواب میں لکھا ''میں خدا کے ساتھ وعدہ کرچکا ہوں کہ میں مولویوں سے مناظرہ نہیں کروں گا'' مولانا اس جواب سے مایوس ہوئے اور قادیان میں تقریر فرما کر واپس چلے آئے۔ لیکن بعد میں حضرت مولانا نے مرزا صاحب سے خط وکتابت میں، تصانیف میں، تقاریر میں، مناظرات میں، جلسوں اور وعظوں میں کسی نہ کسی رنگ میں مباحثہ جاری رکھا۔ انکے لئے بے برگ وگیاہ مذہب کا خوب پول کھولا۔ اورقوم نے آپکو اسی خدمت کے عوض ''فاتح قادیان'' کے خطاب سے نوازا۔

مرزا جی سے مباہلہ:۔ جب مرزائے قادیان اپنی اُمت وذریت کے ساتھ حضرت مولانا کے دلائل قاطع وبراہین ساطع کا جواب نہ دے سکا اور انکے مباحث ومناظرات سے عاجز آگیا۔ تو وہ آخر کار اوچھے ہتھکنڈوں پر اُتر آیا پہلے تو حضرت مولانا پر دشنام طرازی کر کے اپنی تہذیب وخوش خلقی کا ثبوت دیا۔ پھر مباہلہ کا چیلنج دیا اور لکھا کہ ''جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجائے گا۔''

حضرت مولانا مرحوم نے یہ مباہلہ قبول کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ آف احمدیہ بلڈنگس لاہور کے مکان میں ''ہیضہ'' سے ہلاک ہوگیا۔ اور مولانا ثناء اللہ بفضلہٖ تعالیٰ انکے بعد چالیس سال تک زندہ رہے۔ چنانچہ حضرت مولانا اکثر فرماتے تھے۔

''کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا''

مرزا قادیانی کے ایک اشتہاری مباہلہ ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' والا مضمون شائع کیا۔ اس اشتہار کی تاریخ اشاعت سے ایک سال ایک ماہ بارہ دن یعنی پورے چار

اسلام سے خارج قرار دیا تھا۔ انکی جانب سے خاص طور پر ناظر نشر واشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان اور سید حسن رشید احمد سونگھڑوی جن کا ذکر الفتوی ۲۷ انٹرنیشنل میں ہے اور الفتوی ۲۸۔۲۹۔۳۰ اور دیگر الفتوی کے حوالجات جیسے طاعون کی پیشگوئی پنڈت لیکھر ام پیشاوری کی پیشگوئی اور 5 لاکھ روپیہ انعامی چیلنج وغیرہ وغیرہ کو الحمدللہ غلط ثابت نہیں کر پائے۔

اور بہانا بنا دیئے کہ ہم ابھی حوالجات کو چیک کر رہے ہیں مناظرہ اور مباحثہ میں شکست کے باوجود اور حق کو قبول کرنے کی بجائے بتاریخ 1-5-2004 کو ایک کتابچہ ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جس کا دور 51 سال پر محیط ہے کون جیتا کون ہارا؟ حقائق کی زبان بول رہی ہے۔'' دیکر اسکا جواب خاکسار سے یعنی اینٹی احمدیہ/ قادیانی مومینٹ اِن اسلام سے طلب کیا گیا جو کہ جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی ہلاکت مباہلہ کے نتیجے میں نہیں ہوئی اس پر وابستہ ہے۔ اس کتابچہ کے مؤلف ''نصیر احمد صاحب قمر'' اور دعویدار ''سید تنویر احمد'' ناظر نشر واشاعت قادیان نے احمدی قادیانی بھائیوں کو دھوکے میں رکھنے اور مرزائیت کی دُکان چلانے کے لئے یہ جھوٹا پراپگنڈہ اپنی ڈوبتی ساکھ کو بچانے کیلئے کیا ہے۔ قادیانیو اگر تم میں ذرا بھی غیرت ہوتی تو تم الفتوی ۲۲ اور ۲۷ کے اُس چیلنج کو قبول کرتے جس میں تمہارا پاکستان کا نامور مناظر عالم دوست محمد شاہد کو مناظرہ کی دعوت دی گئی تھی۔ اور ہوائی جہاز سے آمدورفت کا خرچ اور مناظرے کے دوران قیام وطعام کے انتظام کی ذمہ داری اینٹی احمدیہ/ قادیانی مومینٹ اِن اسلام ممبئی کے ذمہ تھی۔ اور ہماری یہ پیشگوئی بھی تھی کہ انشاء اللہ قادیانی جماعت کا کوئی فرد یا مبلغ تا قیامت اینٹی احمدیہ مومینٹ سے عوام کی موجودگی میں کبھی بھی مناظرہ کرنے نہیں آئے گا اور الحمدللہ یہ بات بالکل سچ ثابت ہوئی مرزا قادیانی کے خرافات کو سُن کر قادیانیو! او مرزائیوں اگر تم میں ذرہ برابر بھی غیرت ہے تو ہمارے مناظرے کے چیلنج کو قبول کرو۔ اور اپنے تین دن کے سالانہ جلسہ قادیان میں ہمیں صرف تین گھنٹہ بولنے کی اجازت دو پھر دیکھو تمہاری ہی عوام تمہارے ساتھ کیا

سلوک کرتی ہے۔ اسکا حشر تم خود دیکھ لینا۔ انشاء اللہ۔

کیا یہ تمہارے لئے کم غیرت اور شرم کی بات ہے جب تمہارا مولوی مبارک امروہی اور خضر حیات شولاپور کے دو گاؤں اکل کوٹ اور ناگن ہلی سے مناظرہ سے فرار اختیار کئے اور الحمدللہ اینٹی احمدیہ/ قادیانی مومینٹ کے ذریعے قادیانیت سے تائب ہو کر یہ دو گاؤں دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

پھر اسی طرح راجستھان کے ۲۵ گاؤں کے سینکڑوں افراد اینٹی احمدیہ ممبئی کے ذریعے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اور مشرق بنگال اُتر دیناجپور کا پورا گاؤں اینٹی احمدیہ قادیانی مومینٹ کے ذریعے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور قادیانی مولوی عبدالجبار سمیت جو کہ مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دے رہے تھے ہم نے اس چیلنج کو قبول کیا اور مناظرہ کا اعلان مقامی مولانا غیاث الدین نے کیا تو قادیانی مولوی اور اُس کے ساتھی گاؤں سے فرار ہو گئے۔ اور پورا گاؤں قادیانیت سے تائب ہو گیا اور گاؤں والوں نے قادیانیت کے لٹریچر کو نذر آتش کر دیا گاؤں میں اینٹی احمدیہ کے لٹریچر اور کتابوں کو تقسیم کیا گیا۔ اور پھر تمہارا سرگرم مبلغ اسلم شیخ قلندر کالونی دلشاد گارڈن میں رہنے والے اینٹی احمدیہ/ قادیانی مومینٹ اِن اسلام کی تبلیغ سے مشرف با اسلام ہوئے اور ۱۶ سولہ خاندانوں کو قادیانیت سے تائب کرایا الحمدللہ۔ اور قادیان سے سدھایا ہوا آندھرا کا مبلغ یوسف جس کا ذکر الفتوی ۱۲۲ انٹرنیشنل میں ہے جو کہ مجھے تبلیغ کر کے دوبارہ احمدیت میں شامل کرنا چاہتا تھا وہ خود ہمارے دلائل و براہان سے لا جواب ہو کر اور قادیانیت سے تائب ہو کر الحمدللہ مرنے سے قبل مشرف با اسلام ہو گیا تھا۔

مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ممبئی سے شائع ہونے والا اخبار ہندوستان بروز بدھ 23 مئی 2001 ، اور ہندوستان بروز بدھ 20 نومبر 2002 ء اور 2 دسمبر 2002 ء وغیرہ۔

اور مشرقی چمپارن بہار کا پورا گاؤں قادیانیت سے تائب ہو گیا یہاں تک کہ قادیانیوں

کو اپنی دو منزلہ عمارت چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور اسی طرح ماریشیش کے قادیانی فرقے کے امیر جماعت ظفر اللہ ڈومن ایک بڑی تعداد کے ساتھ قادیانیت کو خیر باد کر دیئے۔ قادیانی ظفر اللہ ڈومن کو دوبارہ قادیانیت میں لانے کے لئے طرح طرح کا لالچ دیکر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ یہ سب ساری کوششیں الحمدللہ اس ناچیز کی تحریک سے محض اللہ کی تائید اور نصرت کے ذریعے عمل میں آئیں۔ اور اس طرح جب اینٹی احمدیہ کا وفد فیروز آباد یوپی قادیانی عبادت گاہ پہنچا اور وہاں کے قادیانی مولوی کو گفتگو کرنے کے لئے کہا اور انھیں اینٹی احمدیہ موومینٹ اِن اسلام کے وفد کے آمد کی اطلاع دی، یہ سن کر وہاں کا مُبلغ ڈر و خوف کے مارے گرتے پڑتے دیوار پھلانگ کر بھاگ گیا اور ۱۹۹۸ء میں ممبئی احمدیہ مشن کے قادیانی مولوی شمشاد صدر راپچوری اور قادیان سے آئے ہوئے قادیانی مناظر سابق ممبئی مشنری انچارج برہان احمد ظفر صاحب ممبئی مشن چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ کیونکہ اینٹی احمدیہ موومینٹ کا وفد ہمراہ مولانا سعید احمد بستوی مولانا محمد ہارون محمدی مولانا سرفراز سلام ربانی وسیم صاحب اور خاکسار کو قادیانی مولوی شمشاد نے قرآن اور احادیث صحیحہ سے ''چودھویں صدی ہجری میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور'' ہونا ثابت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لہٰذا قادیانی مولویوں نے اپنی عوام کو گمراہ کرنے کا یہ شوشا چھوڑ رکھا ہے جب کہ قادیانی قرآن اور احادیث صحیحہ سے چودھویں صدی میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور پذیر ہونا تا قیامت ثابت نہیں کر سکتے انشاء اللہ اور یہ بہتان خود مرزا غلام احمد قادیانی کا ایجاد کردہ ہے اور پاکستان چینوٹ میں نو خاندانوں نے اسی بنیاد پر قادنیت سے تائب ہوکر مشرف با اسلام ہوئے تھے الحمدللہ علی ذالک لہٰذا مندرجہ ذیل حوالہ سے مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے، مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے۔

''غرض قرآن اور احادیث سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ آنے والا مسیح چودھویں صدی میں ظہور کرے گا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۳ ارکتاب البریہ صفحہ ۲۵۸ حاشیہ)

''آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے۔ جس میں ہم ہیں۔ اور چودھویں صدی کا اسکو مجدد قرار دیا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ۴ نشان آسمانی ص ۱۰)

عظیم الشان کامیابی دورانِ تالیف ہٰذا الحمدللہ اینٹی احمدیہ/ قادیانی موومینٹ اِن اسلام یعنی خاکسار کی تحریک کے ذریعے پوسٹ رنگم پیٹھ، تعلقہ شوراپور ضلع گلبرگہ (کرناٹک) کے بارہ گاؤں کے تقریباً ایک ہزار نو گھرانوں کے تین ہزار کٹر قادیانیوں نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کرلیا۔ دیکھئے اخبار ہندوستان مورخہ 30 ستمبر 2004ء بروز جمعرات۔

اگر کوئی قادیانی/احمدی تعصب کو نہ اپناتے ہوئے اس کتابچہ کو پڑھ لے گا تو اُسے یہ تمیز کرنے میں دیر نہیں لگے گی کہ مباہلہ میں خود ساختہ مدعی نبوت و رسالت مرزا غلام احمد قادیانی کا انجام کس قدر ذلت و رسوائی کیساتھ ہوا۔ مباہلہ میں مرزا قادیانی کی ہلاکت سے مجاہدین اسلام کو جیت حاصل ہوئی یا پھر جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو؟ لہٰذا اس کتابچہ میں اس مباہلہ کے ذکر کو پڑھ کر آپ بخوبی واقف ہو سکتے ہیں اور اسی بنیاد پر کوئی بھی مسلمان اس کتاب کے ذریعے اگر قادیانیوں سے مباحثہ مناظرہ یا پھر مباہلہ کرنا چاہے تو وہ انشاء اللہ انھیں (قادیانیوں کو) شکست فاش دے سکتا ہے۔

معزز قارئین کرام! مباہلہ کیا ہے؟

مباہلہ نام ہے اللہ کی عدالت کا۔ لوگوں کے ذہن میں ایک غلط فہمی ہے کہ وہ مباہلہ اور مناظرہ میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے دراصل مناظرہ دو فریقین کے مابین کسی باعث نزاع مسئلہ پر بحث و مباحثہ کو کہتے ہیں۔ جبکہ مباہلہ اس وقت کیا جاتا ہے جب مناظرہ ختم ہو جائے اور دونوں فریقین بھی اپنے موقف پر ڈٹے رہیں تو کوئی ایک فریق مباہلے کا چیلنج کرتا ہے اور

مخالف فریق اگر اس چیلنج کو قبول کرلے تو معاملہ اللہ کی عدالت پر چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ جھوٹے پر لعنت بھیج کر حق اور باطل کی تمیز کردے۔

قادیانیت کے خودساختہ خلیفۃ الرابع مرزا طاہر احمد نے ۱۹۸۸ء میں اُمتِ مسلمہ کو مباہلہ کا چیلنج دیکر مکفرین مکذبین اور معاندین کے القاب سے نواز کر مباہلہ کا کھلا چیلنج دے دیا جس پر پاکستان اور ہندوستان اور خاص طور پر ممبئی میں قادیانی مبلغین نے اپنے خطبات اجلاسات میں زور شور سے یہ جھوٹا پراپیگنڈہ شروع کردیا کہ مخالفین (مسلمانوں) میں سے کوئی بھی مولوی ڈر خوف کے مارے مباہلہ کرنے نہیں آیا اور اس بات کو سننے والا خاکسار خود چشم دید گواہ رہا ہے۔ لہٰذا خاکسار کے خالو بشیر کالا افغان جو کہ قادیان میں مقیم ہیں درویش کہلاتے ہیں جن کا ممبئی آنا ہوا۔

خاکسار نے اُن سے بحث و مباحثہ میں قادیانیت کے پرخچے اُڑا دیئے تھے۔ جس پر وہ تنگ آکر مجھے مرزا طاہر احمد قادیانی کا مباہلہ نامہ کتابچہ دیدیا۔ اور کہا جو نہ مانے اُس کے لئے یہ ہے پھر کیا تھا خاکسار نے فوراً اُسے قبول کیا اور قادیانی مبلغین کو مباہلہ کیلئے تحریراً للکارا اور اُس وقت کے مشنری انچارج مولوی باسط رسول ڈار کو تین مہینے کی مہلت مباہلہ کی قبولیت کیلئے دی گئی۔ لیکن اُسکے باوجود قادیانی مبلغین پر سکوت مرگ طاری رہا۔ اور کوئی بھی قادیانی مولوی مباہلہ کرنے نہیں آیا۔ اور پھر خاکسار نے ۱۹۹۷ء میں گریسن ہال روڈ لندن مباہلہ پر جانے سے قبل قادیانی مولوی باسط رسول ڈار کو اسکی اطلاع قبل از روانگی کردی تھی۔ اور اس طرح انٹی احمدیہ موومینٹ اِن اسلام انگلینڈ کے سربراہ ڈاکٹر راشد علی صاحب نے فون پر اطلاع ایک ہفتہ قبل مشن کو کردی تھی کہ خاکسار مباہلہ کرنے آرہا ہے۔

قادیانی عبادت گاہ گریسن ہال روڈ لندن پہنچنے پر خودساختہ خلیفۃ الرابع مرزا طاہر احمد نے ڈر خوف کے مارے عصر کی عبادت میں تک شرکت نہیں کی اور مباہلہ کرنے تک نہیں آئے۔

خاکسار اُس وقت کے موجودہ قادیانی مولوی عطاء المجیب کو مرزا غلام احمد قادیانی اور فرقہ احمدیہ کے حق پر ہونے پر مباہلہ کرنے کیلئے کہا تب وہ مباہلہ کرنے سے صاف انکار کردیئے۔ پھر اس خودساختہ قادیانی خلیفہ نے میرے اور میرے بھائیوں کے قتل کے لئے گیارہ رُکنی کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے کہ اگر ہم ذرا بھی غفلت برتیں تو ہمیں جھوٹے الزامات میں پھنسایا جائے یا پھر ٹرک گاڑی کے ذریعے ایکسڈینٹ یا پھر قتل کردیا جائے۔ بتاریخ ۳ر جون ۱۹۹۹ء کو گیارہ سال بعد قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد نے اپنا قائم مقام عثمان مربی کو بنا کر پاکستان کراچی کے الیاس ستار صاحب سے مباہلہ کرلیا۔

اور اس مباہلہ کی قبولیت کا اعلان ۳۰ر جولائی ۱۹۹۹ء کو ٹی وی پر اٹھارہ ہزار قادیانیوں کی موجودگی میں کیا۔ اور بیس دن ہی کے اندر الٰہی قہر نے دوران خطبہ جمعہ اُسے فالج کی شکل میں آدبوچا اور اُس کی قوت گویائی سلب کردی مرزا طاہر احمد کی علالت کا ذکر الفضل ربوہ مجریہ ۱۳ر ستمبر ۱۹۹۹ء نے بھی کیا ہے۔ اور اسی طرح بُرا حشر مباہلہ میں اسلام سے ٹکرانے والا جھوٹا نبی مرزا غلام احمد قادیانی کا ہوا۔

خاکسار نے قادیانیت کے خودساختہ چوتھے خلیفہ مرزا قادیانی کے پوتے کو ۱۴ر اگست 2002ء کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ اور انھیں منجانب اللہ دوہرا اجر ملنے کا وعدہ دیا تھا۔ اور نہ قبول کرنے کی صورت میں عنقریب ہلاکت کی تنبیہ کی گئی لیکن انھوں نے نہ ہی اسلام قبول کر مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت ظاہر کیا اور نہ ہی توبہ نامہ تحریراً جواباً لکھا اس پر عنقریب آٹھ ماہ میں ہی وہ ہلاک ہوگئے۔ فالحمدللہ علی ذالک اور خاکسار کا یہ روحانی مباہلہ والا خط پاکستان کراچی سے شائع ہونے والا ماہنامہ رسالہ صوت الاسلام میں اکتوبر 2002ء کو شائع کیا گیا تھا۔

اور اس طرح ماریشیس کے غفور عرف چھوٹا آدمی نے بھی مولانا سرفراز سے لعنت

بازی کی تھی اور لعنت کے نتیجے میں وہ ہلاک ہوگئے۔ پھر اسی طرح خاکسار نے ستمبر 1999ء الفتوی ۲۲/انٹرنیشنل میں دنیا بھر کے قادیانی مبلغین کو مرزا قادیانی کے کردار اور اسکے سچے اور جھوٹے ہونے پر مناظرہ کی دعوت دی تھی۔ وقت اور مقام اُن کو طے کرنا تھا اور پولس بندوبست میں یہ مناظرہ کرنا تھا لیکن اسکے باوجود قادیانی خاندان اور مبلغین کی غیرت مرگئی اور وہ مناظرہ کرنے نہیں آئے پھر اسی طرح ممبئی کے علاقہ گونڈی میں امریکہ سے آئے قادیانی مبلغ یونس ایم فاروق سے مناظرہ ہوا موصوف نے اس سے قبل قادیان کے جلسہ سالانہ پر جانے سے پہلے خاکسار سے مناظرہ اور مباہلہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن قادیان میں اُنھیں سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔ کہ مجھ سے یعنی اینٹی احمدیہ/قادیانی مومینٹ سے نہ ہی مناظرہ کرنا اور نہ ہی مباہلہ اسی لئے ممبئی لوٹنے پر انھیں اینٹی احمدیہ/قادیانی مومینٹ اِن اسلام کی جانب سے مناظرہ اور مباہلہ کرنے کی دعوت دی گئی لیکن اس کے باوجود وہ مناظرہ کرنے نہیں آئے اور گونڈی میں تمام مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیدیا۔

مقامی لوگوں نے اسکی اطلاع ہمیں دی خاکسار اور مولانا سرفراز سلام جب مناظرہ کرنے گونڈی پہنچے تو مجھے دیکھ کر قادیانی مبلغ کے منہ سے بے ساختہ نکل پڑا کہ ”آپ یہاں“ خاکسار نے کہا کہ جی ہاں آپ کا پیچھا کرتے کرتے یہاں پہنچ گیا ہوں۔

تب خاکسار نے بھری محفل میں اُنکے دوستوں اور رشتہ داروں کی موجودگی میں اُنھیں یاد دلایا کہ آپ نے خود مناظرہ اور مباہلہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن قادیانی مبلغ نے اس سے صاف انکار کر دیا اس پر اُسی محفل میں لعن طعن ہوئی اور پھر طاعون کی پیشگوئی کو یونس ایم فاروق نے مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کا معیار بتلایا، الحمدللہ اُسی محفل میں یونس ایم فاروق پر دلائل اور بُرہان کی لعنت پڑی اور انھوں نے ہاتھ جوڑ کر اپنی شکست کا اعتراف کیا اور پھر سال بھر تک جینے کے بعد لعن طعن کے نتیجے میں ہلاک ہوگئے الحمدللہ علی ذالک۔

خاکسار نے بیلجیم کے شہر انٹورپن میں قادیانی مربی ناصر احمد سندھی سے مرزا غلام احمد قادیانی کی ہلاکت مباہلہ کے نتیجے میں مولانا عبدالحق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ سے اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہونے کا اقرار کرایا اور اسی بنیاد پر خاکسار نے قادیانی مربی نصیر احمد سندھی اور اُسکے دیگر ساتھیوں سے مباہلہ کیا جو ہم پیش کرنے جارہے ہیں۔ اور حقیقی مباہلہ عبدالحق غزنویؒ سے ہی ہوا اس پر خاکسار نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مکتوبات احمدیہ کا حوالہ زبانی پیش کیا اور کہا کہ اگر اس حوالے کو غلط ثابت کریں گے کہ یہ حوالہ مرزا غلام احمد قادیانی کا تحریر کردہ نہیں ہے تو اُنھیں دس لاکھ روپیہ کا انعام دیا جائیگا لیکن قادیانی مربی نصیر احمد سندھی نے مکتوبات احمدیہ کے حوالے کو غلط ثابت کرنے کی ہمت تک نہ کی، الحمدللہ یہ خدمت اس خاکسار کو اینٹی احمدیہ قادیانی مومینٹ کے ذریعے ہی کرنے ملی ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی موت روبرو مباہلہ میں ہوئی اور روبرو مباہلہ عبدالحق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے مرزا قادیانی کا ہوا ہم اسکی تفصیل آگے صفحات میں ذکر کر کے قادیانیت کے دجل و فریب کا بھانڈہ پھوڑ رہے ہیں کوئی بھی حوالجات سیاق وسباق سے ہٹ کر نہیں لئے گئے ہیں۔ اور نہ ہی توڑ مروڑ کر پیش کئے گئے ہیں بلکہ آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں بائیں اچھی طرح سے قارئین پڑھ لیں۔

اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائیگا۔ ورنہ قادیانی/احمدی مبلغین آپ کو دھوکے میں رکھیں گے اور کہیں گے کہ دشمنانِ احمدیت نے لکھا ہے اور یہ سب حوالجات ہماری کتابوں میں نہیں ہے وغیرہ۔

حدیث نبوی ہے کہ:

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اُمت میں تیس جھوٹے اور دجال ایسے پیدا ہونگے جو نبوت و رسالت کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں؛ (ترمذی، ابوداؤد)

جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی مباہلہ میں ہلاکت **فمن حاجک فیہ من بعد ما جاء ک**......الخ

ترجمہ:۔اس لئے جو شخص آپؐ کے پاس اس علم کے آجانے کے بعد بھی آپؐ سے اس بارے میں جھگڑا کرے تو آپ کہہ دیں کہ آؤ ہم اور تم اپنے اپنے بیٹوں کو اور ہم اور تم اپنی اپنی عورتوں کو اور ہم اور تم خاص اپنی اپنی جانوں کو خود بھی شریک کریں پھر ہم اور تم عاجزی کیساتھ دُعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

(پ۳ سورہ آل عمران آیت ۶۱)

مذکورہ آیت مباہلہ کہلاتی ہے۔اس آیت کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ ۹ ہجری میں نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں وہ جو غلو آمیز عقائد رکھتے تھے اس پر بحث و مناظرہ کرنے لگا۔ بالآخر یہ آیت نازل ہوئی آپؐ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی۔

حضرت علیؓ فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ وحسینؓ کو بھی ساتھ لیا اور میدان میں نکلے اور عیسائیوں سے کہا کہ تم بھی اپنے اہل وعیال کو بلا لو اور پھر مل کر جھوٹے پر لعنت کی بددُعا کریں۔ عیسائیوں نے باہم مشورہ کے بعد مباہلہ کرنے سے گریز کیا۔اور پیشکش کی کہ آپؐ ہم سے جو چاہتے ہیں ہم دینے کیلئے تیار ہیں چنانچہ آپؐ نے ان پر جزیہ مقرر فرما دیا۔جسکی وصولی کیلئے نبیؐ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو جنہیں آپؐ نے امین اُمت کا خطاب عنایت فرمایا تھا۔ان کے ساتھ بھیجا حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ مباہلہ کرتے تو ہلاک ہو جاتے۔

(تفسیر ابن کثیر و فتح القدیر و تفسیر حقانی وغیرہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک مُباہلہ کے معنی کیا ہیں۔

''وہ مُباہلہ کے معنے لُغت عرب کے رو سے اور نیز شرعی اصطلاح کے رُو سے یہ ہیں

کہ دو فریق مخالف ایک دوسرے کے لئے عذاب اور خدا کی لعنت چاہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ اربعین نمبر۲ صفحہ ۳۵ حاشیہ)

''غرض خدا کے نزدیک لعنت کا لفظ تمام نامرادیوں اور مردود اور مخذول ہونے کے معنوں پر محیط ہے اور ہر ایک نوع کی برکت سے محروم اور مخذول اور مردود رہنا اس کے لوازم میں سے ہے اور جس شخص پر خدا کی لعنت وارد ہو جائے اس کا ثمرہ ہلاکت اور تباہی ہے۔اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نجران کے عیسائی مجھ سے مباہلہ کرتے (جو لعنت اللہ عَلی الکاذبین کے ساتھ کیا جاتا ہے) تو اس قدر موت اور ہلاکت ان پر آتی کہ اُن کے درختوں کے پرندے بھی مر جاتے۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۵۲)

اور مرزا غلام احمد قادیانی مباہلہ کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

''صرف جھوٹا نہیں بلکہ جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد ۹ ص ۴۴۰)

اور فرمایا ہے۔

میں تو کبھی نہیں مان سکتا کہ جو شخص دل سے خدا تعالیٰ کی طرف قدم رکھے وہ ضائع ہو۔مومن آدمی کبھی ضائع نہیں کیا جاتا اس کو دین بھی ملتا ہے اور دُنیا میں بھی عزت ملتی ہے۔اور مال بھی۔'' (ملفوظات جلد ۹ ص ۴۵۹)

مرزا صاحب نے ارشاد فرمایا۔

''صادق کا صدق خود اس کے لئے زبردست ثبوت اور دلیل ہوتا ہے۔اور کاذب کا کذب ہی اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد ۶ ص ۲۹۱)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اہل اسلام کو مولانا عبدالحق غزنوی رحمۃ اللہ کیلئے اشتہار مباہلہ دیا۔

(۱۱۲) اعلان عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

"اس مباہلہ کی اہل اسلام کو اطلاع" جو دہم ذیقعدہ روز شنبہ کو بمقام امرتسر عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم ہوگا۔

اے برادرانِ اہل اسلام کل دہم ذیقعدہ روز شنبہ کو بمقام مندرجہ عنوان میاں عبدالحق غزنوی اور بعض دیگر علماء جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ اس عاجز سے اس بات پر مباہلہ کریں گے کہ وہ لوگ اس عاجز کو کافر اور دجال اور بے دین اور دشمن اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھتے ہیں۔ اور اس عاجز کی کتابوں کو مجموعہ کفریات خیال کرتے ہیں۔ اور اس طرف یہ عاجز نہ صرف اپنے تئیں مسلمان جانتا ہے بلکہ اپنے وجود کو اللہ اور رسول کی راہ میں فدا کئے بیٹھا ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کی درخواست پر یہ مباہلہ تاریخ مذکورہ بالا میں قرار پایا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دُعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں اور نہ میں کافر ہوں۔ اگر میری کتابیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب مجھ پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر میں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت بُرے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہزار دل بیزار ہوں۔

اور اگر میں ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دیگا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی بڑے ثواب کی بات ہوگی اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کیلئے تشریف لائیں والسلام۔

خاکسار غلام احمد قادیان عفی اللہ عنہ ۹؍ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ

(مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

خاکسار غلام احمد قادیانی عفی اللہ عنہ

(مجموعہ اشتہارات جلد اول اشتہار نمبر ۱۱۲ صفحہ نمبر ۴۲۶۔۴۲۷)

فاسق کی اطلاع بذریعہ قرآن

مرزا غلام احمد قادیانی کی قرآن سے صریح مخالفت وبغاوت

یایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنبا...... الخ

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اگر تمہیں فاسق کوئی خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پشیمان اُٹھاؤ۔

(پ ۲۶ سورہ حجرات آیت ۶)

انبیاءؑ کی ہمیشہ سنت مستمرہ یہی رہی ہے کہ وہ شرک کو مٹانے اور توحید کو قائم کرنے کے لئے مبعوث کئے جاتے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کا بنیادی اہم عقیدہ توحید ہے۔ اسکے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی فاسق کے بے شمار عقائد قرآن واحادیث سے ہٹ کر ہیں۔ مرزا قادیانی کی ڈھٹائی پر بھی ذرا غور کریں کہ کس طرح سے قرآن سے کنارہ کشی کر کے روگردانی کی ہے۔ "جس قدر میری تالیفات ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۴۲۷)

مسلمانوں کو ایک نصیحت:۔ قادیانی مبلغین اپنے مخالفین سے ہمیشہ حیات مسیح اور وفات مسیح کی بحث چھیڑتے ہیں۔ جبکہ قادیانیت کا بنیادی عقیدہ توحید کے برخلاف ہے خاکسار نے ہمیشہ جب بھی اُن کی گرفت کی ہے۔ تو حیات وفات مسیح کے برعکس عقیدہ توحید پر اور مرزا قادیانی کے سچے اور جھوٹے ہونے پر گفتگو کی ہے اور انہیں شکست فاش دی ہے الحمدللہ ان حوالجات سے صاف طور پر ثابت ہو جائیگا کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی تعلیم کے برعکس عقیدہ پیش کیا ہے اور اُن پر نازل ہونے والی وحی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ نے اُن پر وحی نازل کی اور کہا:۔ ''انت منی بمنزلۃ ولدی'' ''تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

''انت من ماءِ نا وھم من فشل

تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے''

(انجام آتھم صفحہ ۵۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۶)

اور خود مرزا قادیانی اپنی وحی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ''اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔''

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۰۷)

''یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۹ رسالہ تحفۃ الندوہ صفحہ ۹۵)

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام

یقین کرتا ہوں۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۰)

مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے۔ اور قرآن وحی متلو ہے۔ اور بعد محمد رسول اللہ ﷺ وحی و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

لیکن چودہ سو سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی پر اللہ تعالیٰ بقول مرزا وحی کرتا ہے کہ ''تو میرے فرزند کے مرتبے کا ہے۔'' اور بعض دفعہ تو مرزا قادیانی کو اللہ نے بیٹا کہہ کر مخاطب کیا۔

''اسمع یا ولدی'' ''سن اے میرے بیٹے۔

(البشریٰ جلد ۱، ص ۴۹)

مرزا غلام احمد قادیانی روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ کے حاشیہ پر لکھتا ہے۔

''خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے''

جب ہم قادیانی مبلغین سے سوال کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو کس نے مجدد بنایا؟ تو کہتے ہیں خدا نے، نبی کس نے بنایا؟ تو کہتے ہیں خدا نے رسول کس نے بنایا؟ تو جواب دیتے ہیں خدا نے۔ پھر یہی خدا مرزا قادیانی کو بیٹا بنا رہا ہے۔ تو مرزا قادیانی کیوں انکار کر رہا ہے؟ اور خود اس پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کر رہا ہے۔

اور خود مرزا قادیانی نے اس مندرج عبارتوں کی وضاحت کردی ہے یہ لکھ کر:۔

''ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی''

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۷۳)

جب کہ چودہ سو سال قبل ہی قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے صراحتاً مرزائی عقائد باطلہ کی تردید کردی ہے۔

''قل ھو اللہ احد..........الخ

ترجمہ:۔ تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا اور جس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔

(سورۃ اخلاص)

اور فرمایا:۔

یااھل الکتاب..........الخ

ترجمہ:۔ اے کتاب والو! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ کے بارے میں سچی بات کے علاوہ اور کچھ مت کہو۔ نہیں ہیں مسیح ابن مریم مگر اللہ کے رسول اور اس کے کلام جس کو مریم کی طرف ڈالا اور روح اس کے ہاں کی سو اللہ کو مانو اور اس کے رسولوں کو اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔ اس بات کو کہنے سے رُک جاؤ اس میں تمہاری بہتری ہے۔ خدا صرف ایک ہی ہے۔ اس کو لائق نہیں کہ اس کی اولاد ہو۔ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا۔

(پ۶ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۱)

نیز ارشاد فرمایا:

قالت الیھود عزیرِ ابن اللہِ..........الخ

ترجمہ:۔ یہودیوں نے کہا کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے۔ اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں۔

حقیقت سے جن کا کوئی تعلق نہیں۔ جیسے پہلے کافروں کی ریس میں کہہ رہے ہیں۔ اللہ کی مار ہو ان پر یہ کہاں بھٹکے پھر رہے ہیں۔

ہم بھی قادیانیوں کو یہی کہیں گے۔ (سورہ التوبۃ ۹ آیت ۳۰)

اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کہتا ہے کہ اس کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے اور نہ ہی

بدلتے ہیں۔

فلن تجد لسنت اللہ تبدیلاً ولن تجد لسنت اللہ تحویلا۔

ترجمہ:۔ آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہیں پائیں گے۔ اور آپ اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہیں پائیں گے۔

(سورۃ فاطر آیت ۴۳)

پھر چودہ سو سال بعد اللہ کے کلمات (نعوذ باللہ) کیسے تبدیل ہو گئے؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

یاایھاالنبی لم تحرم ما احل اللہ لك..........الخ

ترجمہ:۔ اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟

(پ ۲۸ سورۃ التحریم آیت نمبر ۱)

نبی کریمؐ نے جس چیز کو اپنے لئے حرام کر لیا تھا وہ کیا تھی؟ جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس سلسلے میں ایک تو وہ مشہور واقعہ ہے جو صحیح مسلم وغیرہ میں نقل ہوا ہے کہ نبی کریمؐ زینب بنت جحشؓ کے پاس کچھ دیر ٹھہرتے اور وہاں شہد پیتے حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ دونوں کے وہاں معمول سے زیادہ دیر تک آپؐ کو ٹھہرنے سے روکنے کے لئے یہ اسکیم تیار کی کہ ان میں سے جس کے پاس بھی نبی کریمؐ تشریف لائیں تو وہ ان سے یہ کہے کہ اللہ کے رسول! آپؐ کے منہ سے مغافیر (ایک قسم کا پھول جس میں بساند ہوتی ہے) کی بُو آ رہی ہے۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا آپؐ نے فرمایا میں نے تو زینبؓ کے گھر صرف شہد پیا ہے اب میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ نہیں پیوں گا لیکن یہ بات تم کسی کو مت بتلانا۔

(صحیح البخاری تفسیر سورۃ التحریم)

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ اللہ کی حلال کردہ چیز کو حرام کرنے کا اختیار کسی کے

پاس بھی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ رسولؐ اللہ کو بھی یہ اختیار نہیں دیا گیا۔ تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے کیوں بیٹا ہونے والی وحی کو اپنے اوپر حرام کر لیا؟

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اوقال اوحی......الخ

ترجمہ:۔ اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے۔ حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نازل نہیں ہوتی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا کلام میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جبکہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے۔

کہ ہاں اپنی جانیں نکالو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔ اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔

(پ ۷ سورۃ الانعام آیت ۹۴)

لہٰذا ان آیتوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے اور مرزا قادیانی نے قرآن اور اسلام سے بغاوت کر کے کنارہ کشی کی اور اس پر نازل ہونے والا کلام شیطان کا کلام تھا لہٰذا بقول مرزا نبی اجتہاد میں غلطی کر سکتا۔ مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی تو پھر خدا نے مرزا قادیانی کو وحی کے ذریعے بیٹا بنایا یہ شیطانی وحی ہے کہ رحمانی وحی لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کا بنیادی عقیدہ ہی صحیح نہیں تو پھر اسلام کو وہ کیا پیش کریں گے۔

<u>مرزا غلام احمد قادیانی کا صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ اور اسکے فرزند کی تصدیق</u>

''خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے روح سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں

کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام **قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم۔**

اور مرزا قادیانی اس کتاب کے حاشیہ پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔

واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کیلئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔

یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں۔ اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ** یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے

اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو۔ خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔"

(بحوالہ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ اربعین نمبر ۴ صفحہ نمبر ۴۳۵۔۴۳۶)

اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کا فرزند مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے۔

مرزا قادیانی فرماتے ہیں:۔

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں، جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۰)

"اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۰۷)

ہر نبی ایک معنی میں کتاب لاتا ہے۔

......"حضرت عیسیٰ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے مگر اس میں کیا شک ہے کہ ان کی بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی جب توریت معنوی طور پر بنی اسرائیل سے اُٹھ گئی تھی اور حضرت عیسیٰ نے اُسے دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ گویا اس معنی میں توراۃ دوبارہ اُن پر نازل ہوئی۔ اس طرح حدیث میں آتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا (یعنی مسیح موعود کی بعثت سے قبل کا زمانہ) کہ جب

قرآن دنیا سے اُٹھ جائے گا اس سے بھی یہی مراد ہے کہ قرآن دُنیا میں ہوتے ہوئے دنیا سے مفقود ہو جائے گا۔ یعنی اس کے الفاظ تو موجود ہوں گے مگر اس کی روح اُٹھ جائے گی۔ اور پھر مسیح موعود دوبارہ اسے دُنیا میں قائم کرے گا۔ گویا مسیح موعود پر قرآن شریف کا دوبارہ نزول ہوگا پس اُن معنوں کے لحاظ سے گویا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام بھی شریعت لائے ہیں اور صاحب کتاب ہیں جس کی آنکھیں ہوں دیکھے۔"

(تبلیغ ہدایت از تصنیف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
صاحب ایم اے۔ صفحہ نمبر ۳۲۶۔۳۲۷۔۳۲۸)

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہ تھی مرزا غلام احمد قادیانی کی قرآن سے صریح مخالفت اور روگردانی

حقیقی مباہلہ مولوی عبدالحق غزنویؒ سے

مولوی عبدالحق غزنویؒ ایک بلند پایہ صوفی المشرب اہلحدیث عالم دین تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مقابلہ میں اشتہارات وغیرہ نکالا کرتے تھے۔ بات بڑھتے بڑھتے مباہلہ تک پہنچی جس کو آخر کار فریقین نے منظور کیا اس سارے واقعے کو بتلانے کیلئے یہاں اشتہار نقل کیا جاتا ہے اور قادیانیوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حقیقت میں جو مباہلہ روبرو کیا ہے وہ عبدالحق غزنویؒ سے اور اصل بحث سے بچنے اور اپنے کفریات پر پردہ ڈالنے کیلئے ثناء اللہ امرتسریؒ پر زور قلم صرف کیا ہے تاکہ مرزا قادیانی کے مباہلہ میں ہلاکت کا راز پوشیدہ رہے معزز قارئین میں پیدائشی احمدی رہا ہوں اور قادیانیوں کی الحق بلڈنگ انجمن احمدیہ مشن وائی ایم سی اے روڈ پر تا حال مقیم ہوں اور محض للہ لوگوں کی بھلائی کیلئے

جوگم گشتہ مسلمان قادیانیت کے جال میں پھنس گئے ہیں وہ حقیقت اور سچائی کو پڑھ لیں تو اُنھیں دیر نہیں لگے گی کہ وہ باطل عقیدہ کو ترک کر کے حقیقی دین اسلام میں آجائیں۔ اور ہر ایک مسلمان بھائی کو چاہئے کہ وہ اس کتاب کو قادیانیوں کو تبلیغ کی غرض سے دیں تو انشاء اللہ وہ ضرور ہدایت کے قبول کرنے میں دیر نہیں کریگا۔

جن دنوں مرزا صاحب نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مباحثہ کیا تھا انہی دنوں میں مولوی عبدالحق غزنوی مقیم امرتسر سے مباہلہ بھی کیا جس کی تفصیل اشتہار کے ذریعے درج ذیل کی جاتی ہے۔

اطلاع عام برائے اہلِ اسلام

از مولوی صوفی عبدالحق غزنوی مباہل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس میں کچھ شک نہیں کہ میں مرزا کے مباہلہ کا مدّت سے پیاسا ہوں اور تین برس سے اُس سے یہی درخواست ہے کہ کفریات پر جو تو نے اپنی کتابوں میں شائع کیئے ہیں مجھ سے مباہلہ کر مگر چونکہ خاص کر ان دنوں میں وہ خاص کر پادریوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے لڑتا ہے۔ تو اس موقع پر میں نے اور ہمارے اور بھائی مسلمانوں نے یہ مناسب نہ سمجھا کر مرزا سے اس موقعہ پر مباہلہ یا مباحثہ یا اور کسی قسم کی چھیڑ کی جاوے تا کہ وہ پادریوں کے مقابلہ میں کمزور نہ ہو جائے لہٰذا میں نے یہ خط مسطور الذیل بتاریخ ۷/ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ ارسال کیا کہ ہم کو آپ سے مباہلہ بدل و جان منظور ہے مگر تاریخ تبدیل کر دو وہ خط یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مرزا غلام احمد قادیانی السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ چونکہ آپ آجکل اسلام کی طرف سے مخالفین اسلام کے ساتھ مقابلہ کرتے ہو اور اہل اسلام کی مدد میں ہو لہٰذا اس موقع پر کسی مسلمان کو آپ پر حملہ کرنا آپ کے ساتھ مقابلہ یا مباہلہ میں پیش آنا نہایت

نامناسب اور بہت ہی خلاف مصلحت معلوم ہوتا ہے اور اس امر کی عقل اور عرف اجازت نہیں دیتی کیونکہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کی ذلت اور بدنامی ہے لہٰذا یہ تاریخ مقررہ آپ کی بے موقع ہے اس تاریخ کا بدلنا ضروری ہے ہم کو مباہلہ کرنا آپ سے بدل و جان منظور ہے رسالہ موسوم بہ "سچائی کا اظہار" میں آپ لکھتے ہیں کہ عنقریب ایک جلسہ مباحثہ علمائے لاہور سے ۱۵/ جون ۱۸۹۳ء کو ہونے والا ہے اسلئے ضروری ہے کہ مباہلہ اس مباحثہ کے بعد ہو جبکہ آپ اسلام کے مقابلہ پر ہو نیز آپ کا لیکچر اس موقع پر ہمیں بالکل منظور نہیں کیونکہ جب آپ اپنی صفائی ظاہر کریں گے تو ہم بھی آپکی تردید کریں گے پھر تو مباحثہ ہوا نہ مباہلہ یہ بحثوں کے جھگڑے تو ختم ہونے والے نہیں مقام مباہلہ میں فقط فریقین یہی دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت کرے فقط

اس کا جواب بدست حاملان رقعہ ہذا بھیج دیں۔ راقم عبدالحق غزنوی بقلم خود ۷/ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ میرے خط کا جواب جو مرزا نے بھیجا وہ بھی بعینہ نقل کیا جاتا ہے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم. نحمدہ ونصلی از طرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایدہ میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسب درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے اور میرے امرتسر میں آنے کیلئے دو ہی غرضیں تھیں ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ میں بعد استخارہ مسنونہ انھیں دو غرضوں کیلئے معہ اپنے قبائل کے آیا ہوں اور جماعت کثیر دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ہے ساتھ لایا ہوں اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے میں تو حسب وعدہ میدان مباہلہ یعنی عیدگاہ میں حاضر ہو جاؤں گا خدا تعالیٰ کاذب اور کافر کو ہلاک کرے و لاتقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا یہ بھی واضح رہے کہ میں پندرہ جون ۱۸۹۳ء کے

مباحثہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب یا حضرت مولوی سیّد محمد احسن صاحب بحث کے لئے جاویں گے۔ ہاں یہ مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں صرف یہ دُعا ہوگی کہ میں مسلمان اور اللہ رسول کا متبع ہوں۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور آپ کی طرف سے یہ دُعا ہوگی کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور کذّاب اور دجال اور مفتری ہے اور اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ میرے پر لعنت کرے اور اگر یہ الفاظ میری دُعا کے آپکی نظر میں ناکافی ہوں جو آپ تقویٰ کی راہ سے لکھیں کہ دعا کے وقت یہ کہا جائے وہی لکھ دوں گا مگر اب ہرگز تاریخ تبدیل نہیں ہوگی۔

لعنت اللہ علی من تخلف منا ماحضر فی ذالک التاریخ والیوم والوقت والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ خاکسار غلام احمد از امرتسر (۷ منہقم ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ)

غرض یہ ہے کہ اب میں بری الذمہ ہوگیا ہوں اور مجھ پر کسی قسم کی ملامت نہیں کیونکہ میں نے تاریخ کا بدلنا تو اس سبب سے چاہا تھا کہ اگرچہ میں اور دیگر مسلمان مرزا کو کیسا ہی گمراہ سمجھیں مگر جب وہ اسلام کی طرف سے لڑتا ہے تو ہم سب کو بجائے بددعا کے دعا اور مدد دینی چاہیئے۔ مگر مرزا نے وہ تاریخ یعنی دہم ذیقعدہ نہیں بدلی اب میں بھی اس وقت معینہ پر کہ دہم ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ بوقت دو بجے دن کے اپنا حاضر ہونا مباہلے کے واسطے مقام مباہلہ میں فرض سمجھتا ہوں اور وہاں جا کر لیکچر یا وعظ یا اظہار صفائی طرفین سے متعلق نہ ہوگا جیسے کہ اس نے اپنے خط میں وعدہ کرلیا ہے۔ کہ مقام مباہلہ میں وعظ نہ کروں گا۔ مقام عیدگاہ میں مباہلہ اس طریق پر بدیں الفاظ ہوگا:۔

''میں یعنی عبدالحق ۳ بار بآواز بلند کہوں گا کہ یا اللہ میں مرزا کو ضال مضل۔ ملحد دجال و کذاب۔ مفتری۔ محرف کلام اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں۔ تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو۔

مرزا تین دفعہ بآواز بلند کہے۔'' یا اللہ اگر میں ضال ومضل وملحد دجال وکذاب و مفتری ومحرف کتاب اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو۔

بعدہ اور بقبلہ ہو کر دیر تک ابتہال اور عاجزی کریں گے کہ یا اللہ جھوٹے کو شرمندہ اور رسوا کر سب حاضرین مجلس آمین کہیں گے۔ المشتہر:۔ عبدالحق غزنوی از امرتسر پنجاب مورخہ ۸/ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ مطابق جون ۱۸۹۱ء میں اس اشتہار کے مطابق عیدگاہ امرتسر میں دونوں صاحبوں کا مباہلہ ہوا اور دونوں امن وامان سے واپس آگئے۔

(بحوالہ تاریخ مرزا صفحہ ۳۴۔۳۵۔۳۶۔۳۷۔ مصنف شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی)

اور اس مباہلہ کی تصدیق خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مکتوب میں کی ہے اور کئی سو آدمیوں اور انگریز پادریوں کے آنے کی گواہی دی ہے اس مباہلہ کو اس طرح سے بیان کیا ہے۔

(ملفوف نمبر ۲۰۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم: نحمدہٗ ونصلی رسولہ الکریم

مجی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہٗ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عنایت نامہ پہنچا تعجب کہ کس قدر آپ کے پاس کسی نے جھوٹ بولا اور دوسرا تعجب کہ آپ کو بھی حقیقت واقعہ سے اطلاع نہیں ہوئی۔ بات یہ ہے کہ جب یہ عاجز امرتسر گیا۔ اور جاتے ہی عاجز نے ایک خط رجسٹری کرا کر عبدالحق کو مباہلہ کیلئے بھیجا کہ تم اس وقت مجھ سے مباہلہ کرلو۔ لیکن اس نے بدست منشی محمد یعقوب صاحب ایک خط اس مضمون کا لکھا۔ کہ اس وقت تم عیسائیوں سے مباحثہ کرتے ہو۔ اس وقت میں مباہلہ مناسب نہیں دیکھتا۔ جس وقت لاہور میں مولوی غلام دستگیر سے بحث ہوگی۔ اس وقت مباہلہ کروں گا۔ لیکن اس کے جواب میں لکھا گیا کہ جو شخص ہم میں سے

مباہلہ سے اعراض کریگا اور تاریخ مقررہ پر مقام مباہلہ میں حاضر نہ آوے اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو۔ چنانچہ وہ اس سخت خط کو دیکھ کر بہر حال مباہلہ کیلئے تیار ہوگیا۔ اور ایسا ہی ایک محمد حسین بٹالوی کو بھی لکھا گیا تھا۔ مگر تاریخ مقررہ پر عبدالحق مباہلہ پر آگیا اور امرتسر میں جو بیرون دروازہ رام باغ عیدگاہ متصل مسجد ہے اس میں مباہلہ ہوا۔ اور کئی سو آدمی جمع ہوئے یہاں تک کہ بعض انگریز پادری بھی آئے اور ہماری جماعت کے احباب شاید چالیس کے قریب تھے اور عبدالحق بھی آیا۔

اور بہت سی بدؔعائیں دیں۔ لیکن محمد حسین بٹالوی چارو ناچار مباہلہ کے میدان میں آیا مگر مباہلہ نہیں کیا اور سب لوگ معلوم کر گئے کہ وہ گریز کر گیا یہ سچی حقیقت ہے۔ جس کا شاید دس ہزار کے قریب باشندہ امرتسر گواہ ہوگا۔ اب جب تک پہلے مباہلہ کا فیصلہ نہ ہو دوسرا مباہلہ کیونکر ہو۔ علاوہ اسکے اسی مباہلہ کی تاریخ پر میاں محی الدین لکھو کے والے اور ایسا ہی مولوی محمد جبار کو (عبدالجبار مراد ہے عرفانی) کو رجسٹری کرا کر خط بھیجا گیا کہ اس تاریخ پر تم بھی آکر مباہلہ کرلو۔ اگر تاریخ مقررہ پر نہیں آئے تو پھر کاذب ٹھہرو گے۔ مگر بجائیکہ ان کی اُمیدیں بھی آگئیں اور کافی مہلت بھی دی گئی۔ لیکن وہ نہ آئے رسیدیں موجود ہیں۔ ایسا ہی لودھیانہ میں بھی رجسٹری شدہ خط بھیجے گئے تھے۔

اور دہلی اور پٹیالہ میں بھی۔ غلام احمد عفی عنہ ۱۹؍اگست ۱۸۹۳ء

(بحوالہ مکتوبات احمد یہ جلد پنجم نمبر سوم صفحہ ۱۲۱۔۱۲۲ ملفوف نمبر ۲۰۳)

مرزا قادیانی کا اقرار:۔

''صدہا مخالف مولویوں کو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا جن میں سے عبدالحق غزنوی میدان میں نکلا اور مباہلہ کیا۔''

(نزول المسیح صفحہ ۹۴ تاریخ بیان پیشگوئی نمبر ۶ ؍مئی ۱۸۹۳ء)

''وہ مباہلہ ہے جو عبدالحق غزنوی کے ساتھ بمقام امرتسر کیا گیا تھا جس کو آج گیارہ

سال گذر گئے ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ عبدالحق نے مباہلہ کیلئے بہت اصرار کیا تھا اور مجھے اس کے ساتھ مباہلہ کرنے میں تامل تھا۔''

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقت الوحی صفحہ ۲۵۰ نشان ۹۲)

(مکتوبات نمبر ۱۷)

''مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

غزنوی فتنہ اور مباہلہ کا مطالبہ

''میاں عبدالحق صاحب نے جو پنجاب اور ہندوستان میں بسعی مولوی عبدالجبار صاحب شائع کئے ہیں۔ جن میں مباہلہ کی درخواست ہے۔ ان اشتہارات سے لوگوں پر بہت بُرا اثر پڑا ہے۔ سو میں چاہتا ہوں۔ کہ مباہلہ کا بھی ساتھ ہی فیصلہ ہو جائے۔''

(مکتوبات احمد یہ جلد پنجم نمبر ۲ مکتوب نمبر ۱۷ صفحہ ۹۶۔۹۷)

نتیجہ:۔ اُس مباہلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سے ایک سال دو ماہ بعد مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کے شوہر کے انتقال کی آخری تاریخ مرزا قادیانی کی پیشگوئی کے مطابق آگئی لیکن وہ نہ مرا۔ پھر نصف ماہ بعد جب ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کی معیاد پوری ہوگئی۔ اور آتھم نہیں مرا پھر تو چاروں طرف سے مرزا قادیانی پر رسوائیوں اور ذلتوں کی بھرمار کی گئی۔ اور جھوٹا نبی ذلیل وخوار ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے رسالہ حجت الاسلام جو کہ عیسائیوں کے جواب میں لکھا تھا تحریر کیا۔

''میری سچائی کیلئے یہ ضروری ہے کہ میری طرف سے بعد مباہلہ ایک سال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہ ہو تو پھر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں۔ (مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ص ۵ بحوالہ تاریخ مرزا صفحہ ۱۳۷ ابولوفا ثناء اللہ امرتسریؒ) قادیانیت اپنے آئینے

میں صفحہ ۶۵۶ تالیف صفی الرحمٰن المبارکپوری) مرزا قادیانی مسلمانوں کے ردِ جواب میں کہا کہ۔

''یہ غلط ہے کہ میرا نشان ظاہر نہیں ہوا بلکہ میرے کئی نشان ظاہر ہوئے مباہلہ کے بعد میری ترقی ہوئی مریدین زیادہ ہوئے امداد نقدی زیادہ آئی وغیرہ (روحانی خزائن جلد ۲۲)

(بحوالہ تاریخ مرزا صفحہ ۳۸ روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی ص ۲۴۰)

تمام پیشگوئیوں میں جھوٹا اور رسوا ہونے کے بعد مرزا قادیانی مسلمہ پنجاب اپنے مباہل کی موجودگی میں ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ رربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو فوت ہوگئے۔ اور مولوی عبدالحق غزنوی مرزا صاحب سے کئی سال بعد ۲۳ رر جب ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۶ رمئی ۱۹۱۷ء کو یعنی پورے ۹ سال بعد فوت ہوئے۔

(بحوالہ تاریخ مرزا صفحہ ۳۸۔ مؤلف ابولفاء ثناء اللہ امرتسریؒ)

احمدی بھائیوں اور قادیانیوں کیا اب بھی ان صاف صریح حوالجات کے بعد بھی حق کو قبول نہیں کروگے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ سچ فرماتا ہے قرآن مجید میں کہ ختم اللہ.....الخ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔

(پارہ ۱، سورہ بقرہ، آیت ۷)

فاتح قادیان مناظر اسلام شیخ الاسلام

مولانا ابولوفا ثناء اللہ امرتسریؒ

عالم اسلام کے لئے ایک ایسی عظیم شخصیت تھے۔ جنھوں نے دلائل برھان کے مدلل جوابات سے مرزا غلام احمد قادیانی کی راتوں کی نیندیں حرام کردی تھیں۔ دنیائے اسلام میں جب بھی آپ کا نام لیا جاتا ہے۔ تو لوگ داد تحسین سے رحمۃ اللہ علیہ کے لقب سے پکارتے ہیں اور قیامت تک آپ پکارے جائیں گے۔ اور جب بھی آپ کے ذکر کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لیا جاتا ہے۔ تو دجّال کذّاب مفتری وملعون کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے علوم وفنون کے اندر گہری بصیرت ردف نگاہی حزم وتدبّر مومنانہ فراست دور اندیشی معاملہ فہمی جفاکشی صبر وحلم نرم گفتاری شیریں کلامی زور خطابت اور جولانی قلم کی بے پایاں خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایسے جوہر بے بہا سے نوازا تھا جو آپ کو آپ کے تمام ہمسروں سے ممتاز کرتا تھا۔ اور یہ جوہر شریعت مطہرہ کے حفظ ودفاع کے لئے اہل باطل کے پُرفریب دلائل دجل آمیز تحریفات اور جھوٹے اور غلط دعاوی کا ابطال و استحصال کرتا تھا۔

مولوی ثناءاللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

اور اللہ عدالت کی کُرسی پر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:

قل ھاتو بُرھانکم اِن کنتم صادقین   کہواگرتم سچے ہوتو دلیل پیش کرو۔

(پ۲۰،سورہ نمل، آیت ۶۴)

معزز قارئین کرام اور احمدی قادیانی بھائیو! خاکسار کو قادیانیوں کی طرف سے دیا گیا کتابچہ کے اصل حوالجات، کتابیں اور اخبارات حوالہ کے لئے طلب کئے تو قادیانی حسن سونگھڑوی نے حوالجات کے طلب کرنے پر خاموشی اختیار کی اور حوالہ نہیں پیش کر سکے۔ چونکہ حسن سونگھڑوی ہی نے خاکسار کو کتابچہ بطور چیلنج دیا تھا اس لئے خاکسار نے موصوف ہی سے درخواست کی کہ آپ بذات خود تیز قادیانیت کے نامور پاکستانی عالم ''دوست محمد شاہد'' کو مرزا غلام احمد قادیانی کی مباہلہ میں ھلاکت کے موضوع پر مناظرہ ومباہلہ کی کھلی دعوت بمع آمدورفت کرایہ دی گئی لیکن اس سے بھی انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور مشنری انچارج مولوی طفیل شہباز سے طلب کئے تو انھوں نے کہا ''جس نے کتاب دی ہے ان سے ہی حوالجات مانگو، نیز انھیں 20-5-2004 کو مناظرہ اور مباہلہ مرزا قادیانی کے سچے اور جھوٹے ہونے پر کرنے کی دعوت دی تو انھوں نے مناظرہ اور مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح 1.4.2004 کو قادیان سے آئے ہوئے مولوی برھان احمد ظفر اور سابق مشنری انچارج مولوی شمشاد کو مناظرہ ومباہلہ کرنے کی خاکسار نے دعوت دی تو دونوں مولویوں نے مناظرہ اور مباہلہ نہ کرنے میں

اپنی عافیت سمجھی اور مباہلہ کرنے سے گریز کر گئے۔ اسی لئے اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا'' کہواگر تم سچے ہوتو دلیل پیش کرو۔

ایک نظر قادیانیوں کے مایۂ ناز کتابچہ پر

قادیانیوں کا کتابچہ'' کون جیتا کون ہارا'' جھوٹ فریب اور کذب بیانی پر مبنی ہے۔ جو کہ ثناءاللہ امرتسریؒ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان تحریر ہوا۔

ہم قارئین کے سامنے اصل عبارتوں کو پیش کرتے ہیں اور یہ ثابت کریں گے کہ نصیراحمد صاحب قمر اور نظارت نشرواشاعت صدرانجمن احمدیہ قادیان نے کس طرح چالاکی اور مکاری سے اصل عبارت کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ اور حقائق پر پردہ ڈالنے اور مرزا قادیانی کی مباہلہ میں ہلاکت کو چھپانے کی مذموم کوشش کی ہے۔ الحمدللہ خاکسار کو یہ سعادت قادیانی مشن میں رہنے سے ہی حاصل ہوئی ہے ورنہ اگر میں خود دور رہتا تو قادیانیوں کے جھوٹ کا بھید مجھے بھی معلوم نہیں ہوتا۔ یہ سب محض اللہ کا ہی فضل ہے۔

کون جیتا کون ہارا؟ حقائق کی زبان بول رہی ہے

نصیراحمد صاحب قمر اور نظارت نشرواشاعت صدرانجمن احمدیہ قادیان کے مصنف نصیراحمد صاحب قمر نے اپنے کتابچہ کے صفحہ ۵ اور ۶ پر مولوی ثناءاللہ امرتسریؒ اور مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی میں سے کون جھوٹا اور کون سچا پر چار تنقیحات کی ہیں۔ حقیقی مباہلہ عبدالحق غزنویؒ سے بچنے کے لئے اور قادیانی عوام کو دھوکے میں رکھنے کے لئے ثناءاللہ امرتسریؒ کا شوشا چھوڑا جو درج ذیل ہیں۔

ا۔ حضرت مرزا صاحب اور مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان مباہلہ کا پس منظر کیا ہے؟

۲۔مباہلہ کی دعوت کس نے دی تھی اور کس نے قبول کی یا انکار کیا؟

۳۔مباہلہ کی وہ کونسی شرائط تھیں جو فریقین کے درمیان واضح طور پر طے پا گئیں۔

۴۔ان شرائط کی روشنی میں خدائے تعالیٰ کی تقدیر نے کیا ظاہر فرمایا؟

(ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جس کا دور 51 سال پر محیط کون جیتا کون ہارا صفحہ ۵۔۶)

تو معزز قارئین کرام منصف مزاج ہو کر اور تعصب کو نہ اپناتے ہوئے آپ اصل کتابوں کو اگر قادیانیوں سے مانگیں گے تو وہ ہرگز ہرگز آپ کو مرزا قادیانی کی کتابوں کا سیٹ روحانی خزائن وغیرہ نہیں دیں گے کیونکہ انیس سال سے میں قادیانیوں سے کتابوں کا مطالبہ کر رہا ہوں لیکن قادیانی مبلغین کتابیں دینے کا وعدہ کرنے کے باوجود روحانی خزائن کتابیں نہیں دیتے اور چھپنے میں ہے کہہ کر بہانا کرتے ہیں۔لہٰذا پھر بھی اس جھوٹے نبی کی خانہ ساز نبوت کا بھانڈہ گھر کا بھیدی بن کر پھوڑ رہا ہوں۔الحمدللہ

ا۔نمبر ایک اعتراض کے جواب کا پس منظر یہ ہے کہ مباہلہ کرنے والا جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا جو کہ مرزا قادیانی صاحب نے تحریر کیا ہے۔اور ثناءاللہ امرتسریؒ کے لئے یہ پیشگوئی کی تھی۔

۲۔اعتراض کا جواب معزز قارئین آپ خود مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ میں پڑھیں کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے قلم سے اس بات کا اقرار کیا ہے ''انجام آتھم'' میں کہ مباہلہ کی سب سے پہلے دعوت مولانا عبدالحق غزنوی رحمتہ اللہ علیہ نے اور ثناءاللہ امرتسریؒ نے ہی دی ہے۔

''عبدالحق غزنوی ثم امرتسری نے مجھ سے مباہلہ چاہا۔مگر میں مدت تک اعراض کرتا رہا۔آخر اس کے نہایت اصرار سے مباہلہ ہوا'' (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۱،انجام آتھم صفحہ ۶۴)

''وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک اُن بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔اگرچہ ہزار

ہوں یا دو ہزار اور ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا۔''

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۱ صفحہ ۶۷،انجام آتھم)

پھر اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے انجام آتھم صفحہ ۷۰ پر جن لوگوں کو مباہلہ کے لئے مخاطب کیا ان میں بارہویں نمبر پر مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کا نام درج کیا اور سولہویں نمبر پر مولوی عبدالحق غزنویؒ کا نام درج کیا۔

۳۔مباہلہ کی شرائط آگے صفحات میں درج ذیل ہیں۔

۴۔اُن شرائط کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ کے نتیجے میں گوناگوں امراض خبیثہ میں مبتلا کیا تاکہ مرزا قادیانی رجوع اِلی اللہ ہو جائے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی جھوٹی نبوت کے تانے بُننے سے باز نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے تینوں مباہل کی زندگی میں منہ مانگی موت بمرض ہیضہ وفات دیکر رسوا اور ذلیل کیا۔فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

مزید کچھ آگے تحریر کرنے سے پہلے اس بات کی بھی وضاحت کر دی جائے کہ قادیانی مصنف نے الہامات مرزا کی اصل عبارت کو حذف کر کے بیچ کی عبارت کو چھوڑ کر آگے اور پیچھے کی عبارتوں کو تحریر کر دیا ہے۔

اور ''اعجاز احمدی'' کی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھنے والی عبارت کو مباہلہ کی عبارت سے ملا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ہے کہ مولوی ثناءاللہ امرتسریؒ مباہلہ سے گریز کر گئے

''اور واضح رہے...... کہ مولوی ثناءاللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔(۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا اُن کیلئے موت ہوگی (۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔(۳) اور سب سے پہلے اس

مون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر اُنکی روسیاہی ثابت ہو جائے گی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹، اعجاز احمدی، نزول المسیح، صفحہ ۱۴۸)

ہم قادیانیوں کے مکروفریب کتابچہ ''ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جس کا دور 51 سال ہے۔کون جیتا کون ہارا؟ حقائق کی زبان بول رہی ہے کہ مصنف کو یہی کہہ کر اللہ کا خوف نے ہیں اور قادیانیت کے پانچوے خلیفۃ الخامس مرزا مسرور احمد اور قادیانی مبلّغین کو مباہلہ نے کی کھلی دعوت دیتے ہیں اور لعنت اللہ علی الکاذبین کے الفاظ سے نوازتے ہیں۔

قادیانی کتابچہ کی عبارت درج ذیل ہے:

''مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک کتاب بعنوان ''الہامات مرزا'' شائع کی جس میں ساحب کے اس چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

''چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں، نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے ایسے مقابلے کی جرأت نہیں کرسکتا۔''

اور مزید اس پر یہ اضافہ فرمایا:۔

''میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں اور یہ عدمِ جرأت میرے لئے ہے۔''

(ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جس کا دور 51 سال پر محیط ہے کون جیتا کون ہارا؟ ی زبان بول رہی ہے۔''صفحہ ۸) اور الہامات مرزا کی اصل عبارت کے الفاظ درج ذیل

ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیوں کا ذکر جو روحانی خزائن جلد ۱۹ اعجاز نزول المسیح کے صفحہ ۱۴۸ پر درج ہے کا جواب الہامات مرزا میں دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اور واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعے سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے۔

(۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اُپنے قلم سے تصدیق کرنا اُنکے لئے موت ہوگی۔

(۲) اگر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔

(۳) اور سب سے پہلے اس اُردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر اُنکی رُو سیاہی ثابت ہو جائے گی۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۰۰)

نمبر سوم کا جواب تو سہ سالہ

پیشگوئی کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ نمبر دوئم کا جواب اسکے سوا کیا ہے کہ ماتدری نفس بای ارض تموت (کسی نفس کو معلوم نہیں کہ کونسی زمین میں مریگا۔

چونکہ یہ خاکسار واقع میں اور نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چونکہ آپ کی غرض یہ ہے کہ اگر مخاطب پہلے مرگیا تو چاندی کھری ہے۔ اور اگر خود بدولت تشریف لے گئے (خس کم جہاں پاک) تو بعد مرتے کے کسی نے قبر پر پیشاب کرنے آنا ہے؟ اسلئے آپ ایسی ویسی بے ہودہ شرطیں باندھتے ہیں۔ مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔ اور یہ عدم جرأت میرے لئے عزت ہے ذلت نہیں۔

ہاں نمبر اوّل کا جواب بے شک میرے بس میں تھا جو ردصورت واقع ہونے کے پیشگوئی کا مصداق ہوسکتا تھا۔ مگر افسوس کہ یہ بھی صحیح نہیں ہوئی۔ چنانچہ ۲۰ رجنوری ۱۹۰۳ء کو راقم نے قادیان میں پہنچ کر مرزا جی کو رقعہ مندرجہ ذیل لکھا جو یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان۔

خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی ص ۱۱ نمبر ۲۳ قادیان میں حاضر ہے۔

جناب کی دعوت قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کیلئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کیلئے خصوصاً ہے اسلئے مجھے قوی اُمید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی رقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے حسب وعدہ مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپ کی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مکرر آپکو اپنی اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلا کر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔''

راقم ابوالوفاء ثناء اللہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء (الہامات مرزا صفحہ ۱۰۲۔۱۰۳ تاریخ مرزا صفحہ ۵۴ مصنف ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری)

معزز قارئین کرام اس تحریر سے آپ بخوبی اندازہ لگا چکے ہونگے کہ قادیانی مصنف نے کس طرح عیاری اور مکاری سے درمیانی تحریر حذف کر دی۔ اور اوپر اور نیچے کی تحریر لکھ دی اور مرزا قادیانی کی تین پیشگوئیوں کو جو روحانی خزائن جلد ۱۹ اعجاز احمدی صفحہ ۱۴۸ کے حوالہ کو صفحہ ۱۲۱ کے حوالہ سے جوڑ کر گمراہ کرنے کی جھوٹی جسارت کی ہے۔ اور مباہلہ کی مذکورہ شرائط کی تحریر سے جوڑنے کی کوشش کی جو درج ذیل ہے۔

الحمد للہ الہامات مرزا میں ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیشگوئیوں کا ایک ایک کر کے قلع قمع کیا اور قادیانیت کے تارو پود بکھیر دیئے۔

قادیانی مؤلف نصیر احمد صاحب قمر لکھتا ہے۔

''مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین میں اور وہ یہ دُعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں ہی مرجائے۔''

(اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۲۱ بحوالہ ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جس کا دور 51 سال پر محیط ہے۔ کون جیتا کون ہارا؟ حقائق کی زبان بول رہی ہے صفحہ ۷)

ثناء اللہ امرتسریؒ کو گالیاں اور مرزا قادیانی کے خلاف گواہی

''خبیث، سور، کتا، بدذات، گوں خوار ہے، ہم اسکو کبھی نہ بولنے دیں گے، گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے اور گندگی اُس کے منہ میں ڈالیں گے لعنت ہی لیکر جائے گا اسکو کہو کہ لعنت لیکر قادیان سے چلا جائے وغیرہ وغیرہ۔

سننے میں اور اُس وقت کی حالت دیکھنے میں بہت بڑا فرق ہے ہم حلفیہ بطور شہادت کہتے ہیں کہ ایسی گالیاں ہم نے مرزا صاحب کی زبان سے سنی ہیں جو کسی چوہڑی چمار سے بھی کبھی نہیں سنیں''۔

(شہادت از حکیم محمد صدیق ساکن ضلع جالندھر ہربستی دانشمنداں حال وارد امرتسر بازار، الہامات مرزا صفحہ ۱۱۰ حاشیہ)

نصیر احمد صاحب قمر یہ ہے چودھویں صدی کے مسیح کی زبان۔

(۳) قادیانی مؤلف نصیر احمد نے تیسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ مباہلہ کی وہ کونسی شرائط تھیں جو فریقین کے درمیان واضح طور پر طے پا گئیں؟

قارئین کرام آپ خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے الفاظ میں اسے پڑھ لیں۔

''میں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے۔ جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مرجائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو۔

اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہش دل سے ظاہر کی ہیں نفاق کے طور پر نہیں تو اس سے بہتر کیا ہے۔ اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانہ میں بہت ہی احسان کریں گے۔ کہ وہ مردِ میدان بن کر ان دونوں ذریعوں سے حق و باطل کا فیصلہ کر لیں گے۔ یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی اب اس پر قائم رہیں تو بات ہے۔

اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائے گا۔ لیکن ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے......اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رُو سے ایسے چیلنج کے لئے تیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس ان سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے اُن کو اجازت ہے۔ کیونکہ اُن کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کی رو سے واقع نہ ہو۔ بلکہ محض بیماری کے ذریعے سے ہو۔ مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کاروائی احکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہیں گے کہ فریقین ایسی موتوں سے محفوظ رہیں۔ صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے۔ اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا..........۔

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد ہوں تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا بلکہ اُن کو چاہئے کہ ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں کہ اس شخص کو اور اس جگہ میرا نام بتصریح لکھیں۔ میں کذاب و دجال اور کافر سمجھتا ہوں اور جو کچھ یہ شخص مسیح موعود ہونے اور صاحب الہام اور وحی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس دعویٰ کا میں جھوٹا ہونا یقین رکھتا ہوں اور اے خدا میں تیری جناب میں دُعا کرتا ہوں کہ اگر یہ میرا عقیدہ صحیح نہیں ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے۔ اور فی الواقع عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے۔ اور اگر میں اس عقیدہ میں صادق ہوں اور یہ شخص درحقیقت دجال بے ایمان کافر

مُرتد ہے اور حضرت مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ جو کسی نہ معلوم وقت میں پھر آئیں گے تو اس شخص کو ہلاک کر۔ تا فتنہ اور تفرقہ دور ہو۔ اور اسلام کو ایک دجال اور مغوی اور مضل سے ضرر نہ پہنچے آمین ثم آمین......

مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں انہیں مباہلہ کے لئے چیلنج کروں یا اُنکے بالمقابل مباہلہ کروں ان کا اپنا مباہلہ جس کے لئے انہوں نے مستعدی ظاہر کی ہے۔ میری صداقت کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جس کی تالیف پر تخمیناً تیس سال گزر چکے ہیں۔ میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے کہ جو ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر رہونگا۔ اور ہر ایک کے لئے جائے عار و ننگ۔

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کرے گا۔ بشرطیکہ وہ صادق نکلے گا۔ صفحہ روزگار میں بڑی عزت کے ساتھ اس کا نام منقوش رہے گا۔ اور جو شخص دجال بے ایمان مفتری ہوگا اس کی ہلاکت سے مقولہ مشورہ کی رو سے خس کم جہاں پاک دنیا کو راحت حاصل ہوگی..........

اگرچہ میں خدا کے نشانوں کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے۔ اور میں خدا کی اس وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر۔ مگر میں ہر ایک پہلو سے منکر پر اتمام و حجت چاہتا ہوں۔ یا الٰہی تو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے۔ اور ہمارے دلوں پر تیری نظر ہے۔ اور تیری عمیق نگاہوں سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہیں تو ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کر دے۔ اور جو تیری نظر میں صادق ہے۔ اس کو ضائع مت کر کہ صادق کے ضائع ہونے سے ایک جہان ضائع ہو جائے گا اے میرے قادر خدا تو نزدیک آجا اور اپنی عدالت کی کرسی پر

بیٹھ اور یہ جھگڑے قطع کر۔ ہماری زبانیں لوگوں کے سامنے ہیں اور ہمارے دلوں کی حقیقت تیرے آگے۔ منکشف ہے۔ میں کیونکر کہوں اور کیونکر میرا دل قبول کرے کہ تو صادق کو ذلت کے ساتھ قبر میں اُتارے گا۔ اور اوباشانہ زندگی والے کیونکر فتح پائیں گے۔ تیری ذات کی مجھ کو قسم ہے کہ تو ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ اور جس قدر مولوی ثناء اللہ صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور جھوٹی قسموں سے موضع مُدّ کے جلسہ میں میری توہین کی ہے وہ تمام شکوے خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ ۲۱ تا ۲۵)

پھر اسی طرح اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ پر لعنت بازی کی ہے اور ارشاد فرماتے ہیں:۔

بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب جو خود انہوں نے میری نسبت دعویٰ کیا ہے کہ اس شخص کا کلام معجزہ نہیں ہے۔ اُن کو ڈرنا چاہئے کہ خاموش رہ کر ان لعنتوں کے نیچے کچلے نہ جائیں اور وہ لعنتیں یہ ہیں۔

(۱) لعنت

(۲) لعنت

(۳) لعنت

(۴) لعنت

(۵) لعنت

(۶) لعنت

(۷) لعنت

(۸) لعنت

(۹) لعنت

(۱۰) لعنت

وتلك عشرة كاملة

(روحانی خزائن: جلد ۱۹، صفحہ ۱۴۹، اعجاز احمدی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ لیکن اس کے ورے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے دروازے بھی اس کے لئے بند کر دئے جاتے ہیں۔ پھر دائیں اور بائیں سمت اختیار کرتی ہے۔ پھر جب کوئی گنجائش نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے۔ جس پر لعنت کی گئی ہوتی ہے۔ پس اگر وہ چیز اس لعنت کی مستحق ہوتی ہے (تو اس پر پڑتی ہے) ورنہ وہ لعنت کرنے والی کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:۔

”میرا روئے سخن مرزا صاحب کے ساتھ اور بزرگان علمائے کرام سے بعد شروع ہوا۔ مگر کیفیت میں ان سے بڑھ گیا تھا۔ اسلئے مرزا صاحب نے آخری نظر عنایت جو مجھ پر کی خود اُنہی کے لفظوں میں درج ذیل ہے فرماتے ہیں:۔

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

يستنبونك احق هو قل اى وربى انه الحق هو قل اى وربى انه الحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدیٰ مدّت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ آپ اپنے اس پرچہ میں مجھے مردود کذّاب دجّال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں۔ اور بہت سے افتراء میرے اوپر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں۔ اور مجھے اُن گالیوں اور تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلّت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے۔ تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں مفتری اور کذاب نہیں ہوں۔ اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھ سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھ سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور خدا سے دُعا چاہتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کی حالت سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے۔ تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دُعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب

کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو میری جماعت کے سامنے اُن تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا ہوں۔ اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جس کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ اور انھوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف مالیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو ایسے کلمات حق کے طالبوں پر برا اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ اپنی تہمتوں کے ذریعے سے میرے سلسلے کو نابود کرنا چاہتا ہے۔ اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اسلئے میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین آمین بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اسکے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح

موعود عافاہ اللہ واید۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔

(تاریخ مرزا از شیخ الاسلام حضرت ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ صفحہ ۶۰ تا ۶۲) مجموعہ اشتہارات سوم صفحہ ۵۷۸۔۵۷۹ اشتہار نمبر ۲۶۷ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں:۔

مخالفین کے دل میں اگر گمان اور شک ہو تو وہ مقابلہ کر کے آزما سکتے ہیں کہ جو کچھ اس عاجز کو رؤیا صالحہ اور مکاشفہ اور استجابت دعا اور الہامات صحیحہ صادقہ سے حصہ وافرہ نبیوں کے قریب قریب دیا گیا۔ وہ دوسروں کو تمام حال کے مسلمانوں میں سے ہرگز نہیں دیا گیا۔ اور یہ ایک بڑا محک و آزمائش ہے کیونکہ آسمانی تائید کی مانند صادق کے صدق پر اور کوئی گواہ نہیں جو شخص خدائے تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے بے شک خدائے تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ایک خاص طور پر مقابلہ کے میدانوں میں اس کی دستگیری فرماتا ہے۔ چونکہ میں حق پر ہوں اور دیکھتا ہوں کہ خدا میرے ساتھ ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اس لئے میں بڑے اطمینان یقین کامل سے کہتا ہوں کہ اگر میری ساری قوم کیا (پنجاب کے رہنے والے) اور کیا ہندوستان کے باشندے اور کیا عرب کے مسلمان اور کیا روم اور فارس کے کلمہ گو اور کیا افریقہ اور دیگر بلاد کے اہل اسلام اور ان کے علماء اور ان کے فقراء اور ان کے مشائخ اور ان کے مرد اور ان کی عورتیں مجھے کاذب خیال کر کے پھر میرے مقابل پر دیکھنا چاہیں کہ قبولیت کے نشان مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ اور وہ محبوب حقیقی اپنی خاص عنایات اور اپنے علوم لدنیہ اور معارف روحانیہ کے القاء کی وجہ سے میرے ساتھ ہے یا ان کے ساتھ۔ تو بہت جلد ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ خاص فضل اور خاص رحمت جس سے دل مورد فیوض کیا جاتا ہے۔ اسی عاجز پر اس کی قوم سے زیادہ ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۴۷۸۔۴۷۹)

یہ کہاوت بڑی مشہور ہے کہتے ہیں کہ جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ اسی طرح اس جھوٹے نبوت و رسالت کے پے در پے دعوے اللہ پر اور اسکے رسول پر کرنے کے نتیجے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی پر عذاب شدید کی گرفت مضبوط کی۔ اپنے مباہل سے مباہلہ کے نتیجے میں اُسے گوناگوں امراض خبیثہ میں مبتلا کیا تاکہ وہ توبہ واستغفار سے رجوع الی اللہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلویؤاخذُ اللّٰہُ النّاس مسمیٰ ۔۔۔ الخ

ترجمہ: اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو اس روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ بچتا۔ لیکن وہ تو انہیں ایک مقرر وقت تک ڈھیل دیتا ہے۔ جب ان کا وقت آجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ (پارہ ۱۴ سورہ نحل آیت ۶۱)

مرزا قادیانی پر عذاب بیماری کی شکل میں

"(مجھے) ہمیشہ سردرد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ (ضمیمہ اربعین ۳'۴ ص ۴)

دق و سل مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔ "مجھے دق کی بیماری ہوگئی ہے"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۷ حقیقۃ الوحی ص ۲۲۴)

"مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا" (تریاق القلوب ص ۸۲ حقیقۃ الوحی ص ۲۲۴)

اور مرزا قادیانی کے بیٹے راوی ہیں کہ: "مرزا صاحب کو سل کی بیماری ہوگئی تھی" (سیرۃ المہدی ص ۴۲)

باقی سب اس کی شاخیں ہیں"

(ملفوظات جلد ۹ ص ۲۶۸ اخبار بدر قادیان ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۷ تاریخ مرزا ص ۶۲)

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بڑبانگ دعویٰ سے ثناء اللہ امرتسریؒ کو مرعوب اور خوف زدہ کرنے کی کوشش کی اور فرمایا:۔

"اور پھر ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کو الہام ہوا۔ ستنجیک۔ سنعلیک. سنکرمک اکراما عجبا د۔ یعنی عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے اور ہم تجھے ان پر غالب کر دیں گے۔ اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے اور در حقیقت وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اگر خدا اپنے ہاتھوں سے فیصلہ نہ کرے تو صرف باتوں سے کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔"

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۱۰)

اور پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے پیشن گوئی کی تھی۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔

آخری فتح دعا سے ہے:۔

میں سمجھتا ہوں کہ دعا سے آخری فتح ہوگی اور انبیاءؑ کا یہی طرز رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو ان کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد ۶ ص ۳۲۲ تا ۳۲۳)

مرزا کی پیشگوئی:۔

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں" (تذکرہ صفحہ ۵۸۴ البشریٰ جلد دوم ص ۱۰۵)

پس اس مباہلہ لعنت اور بددعاؤں کے نتیجے میں صرف ایک سال اور ایک ماہ بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ۶۸ سال کی عمر میں دجال قادیانی حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی ہی زندگی میں یہ ہوگا وہ ہوگا حادثات سے پہلے ہی ناکام اور نامراد برانڈرتھ روڈ لاہور میں گونا گوں امراض

خبیثہ میں مبتلا ہو کر خود کی منہ مانگی موت بمرض ہیضہ ہلاک ہو گئے۔ اور شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسریؒ اس کے بعد چالیس برس تک زندہ رہے۔

قادیانی مولف تحریراً اقرار کرتا ہے کہ:۔

"اب یہ اللہ تعالیٰ کا عجب تصرف ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا انتقال قادیان کے بجائے لاہور میں ہوا اور لاہور سے بٹالہ تک کا صفر ساٹھ میل بذریعہ ریل گاڑی کیا گیا۔"

(ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جس کا دور ۱۵ سال پر محیط ہے۔ کون جیتا کون ہارا؟ حقائق کی زبان بول رہی ہے صفحہ ۵)

سچے نبی کا مقام مدفن:۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

"نبی جس جگہ وفات پاتے ہیں اسی جگہ تدفین عمل میں آتی ہے جس جگہ وفات پائی ہے۔ (کتاب الجنائز ابن ماجہ صفحہ ۵۲۱)

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"نہیں وفات دیتا ہے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مگر اس جگہ میں جس جگہ کو محبت کرتا ہے کہ اس کو وہاں دفن کیا جاتا ہے۔ (فیض القدیر صفحہ ۴۵۹ جلد ۵)

آخر انجام کس کا برا ہوا؟ کون بے نیل مرام مرا؟

چنانچہ قادیانی کتابچہ کا مولف نصیر احمد قمر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ پر اعتراض کرتا ہے۔

(اخبار الاعتصام کا حوالہ دیگر

"اگست ۱۹۴۷ء میں امرتسر نہایت قیامت صغریٰ کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ فسادات کے

ہلاکت خیز طوفانوں نے مولانا کی اقامت گاہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ہر چند کہ وہ اپنے دیگر عزیزوں کے ہمراہ سلامتی سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے لیکن ان کی آنکھوں کے سامنے ان کا جوان اکلوتا بیٹا عطاء اللہ جس بری طرح ذبح کیا گیا اس نے ان کے قلب وجگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔"

اور سیرت ثنائی کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"آپ کا مکان کو چھوڑنا ہی تھا کہ بدمعاش لٹیرے جو اسی انتظار میں گھات لگائے بیٹھے تھے۔ ٹوٹ پڑے اور تمام سامان نقدی زیورات وغیرہ لوٹ کر لے گئے اور اس لوٹ کھسوٹ کے بعد مکان کو بھی نذر آتش کر دیا۔"

(ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جس کا دور ۵۱ سال پر محیط ہے۔ کون جیتا کون ہارا؟ حقائق کی زبان بول رہی ہے صفحہ ۱۷)

اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چودہ سو سال قبل ہی دے چکا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔ اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے بھوک پیاس سے مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۱۵۵۔۱۵۶)

اور رہی بات ثناء اللہ امرتسریؒ کے فرزند کی تو مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اس فرزند جلیل کی مباہلہ میں شمولیت سے دستبرداری کا اعتراف کیا ہے۔

"واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق و کذب بنایا جاوے کہ اگر اس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸۶)

دجال قادیانی کی موت کا نقشہ خود ان کے بیٹے نے کس طرح کھینچا ہے۔ وہ اپنی والدہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

"پہلے ایک پاخانہ آیا اور اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اسقدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے۔ اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔"

(سیرۃ المہدی ص ۱۰۹)

اور مرزا صاحب کے خسر نے کس طرح مرزا صاحب کی موت کے حالات کی منظر کشی کی ہے ذرا غور سے پڑھیں:۔

"حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا جب میں حضرت صاحب کے پاس پہونچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی کے خسر میر ناصر صاحب قادیانی کے خودنوشتہ حالات مندرجہ حیات ناصر صفحہ ۱۴ مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

اور پیغام صلح میں یہ شائع ہوا کہ:۔

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موت کے وقت ان کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا'' (پیغام صلح ۳ مارچ ۱۹۳۹ء ماخوذ از مرزائیت اور اسلام الاعتصام ۱۴ جون ۱۹۶۸ء)

معزز قارئین کرام مرزا غلام احمد قادیانی نے مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والے مضمون میں صاف طور پر یہ عبارت تحریر کی ہے کہ:۔

''اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلک سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھکر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔''

(مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ تاریخ مرزا صفحہ ۶۱ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۷۸۔۵۷۹

(اشتہار نمبر ۲۷۶ از مرزا غلام احمد قادیانی)

لہٰذا ثناء اللہ امرتسریؒ پر تہمت لگانے والے تجھ پر اللہ کی مار ہو کہاں ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزا قادیانی اور فرقہ باطلہ کے سامنے توبہ کی؟ اگر ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا غلام احمد قادیانی سے معافی مانگتے تب ہم کہتے یا عوام الناس اس بات کو سمجھتی کہ ثناء اللہ امرتسریؒ اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہوئے اور معافی مانگے اور رجوع کیے بلکہ قادیانی حضرات مولانا سے یہ شرط لگواتے تھے کہ آپ یہ بھی کہیں کہ خداوندا اگر میں اپنی اس قسم میں جھوٹا ہوں تو سال بھر میں میری

موت واقع ہو جائے یا کسی شدید عذاب میں مبتلا ہو جاؤں۔

قادیانی اصطلاح میں قسم حلف مؤکد بعذاب'' کہلاتی ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے بعد آپ سال بھر موت سے دوچار نہ ہوئے یا عذاب شدید میں مبتلا نہ ہوئے تو آپ برحق ہونگے اور قادیانی مذہب اس خدائی فیصلے کی روح سے فی الواقع جھوٹا اور باطل ہوگا۔ اس طرح کی قسمیں آپ نے حسب ذیل مواقع پر کھائیں۔

(۱) ۱۹۲۱ء میں قادیان کے اسلامی جلسے میں حلف اٹھائی جس کا ذکر خود قادیانی اخبار الفضل'' مورخہ ۴ اپریل ۱۹۲۱ء میں یہ الفاظ درج ہے'' کہ میں (ثناء اللہ) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔

(۲) ۱۹۲۲ء میں ''اخبار اہلحدیث'' میں دو دفعہ بجواب اشتہار سیٹھ عبداللہ علاء الدین سکندر آبادی اس موضوع پر قلم اٹھایا اور قسم لکھی (دیکھئے ''رسالہ حلف کی حقیقت'' ص ۵)

(۳) ۱۹۲۳ء میں حیدرآباد دکھن کے دوران سکندر آباد میں ہزاروں کے بھرے جلسے میں قسم کھائی نیز فریقین کے طے شدہ معاہدہ کے مطابق تحریری حلف نامہ پر ۶ فروری ۱۹۲۳ء کو دستخط کیے۔

(۴) فروری ۱۹۲۶ء میں گوجرانوالہ کے اندر قسم کھائی، پھر ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا جسکی سرخی ہی یہ تھی کہ ''خدا کی قسم میں مرزا صاحب کادیانی کو الہامی دعویٰ میں سچا نہیں جانتا''۔

(۵) ۱۹۳۴ء میں اسی موضوع پر اخبار ''اہلحدیث'' ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء میں مضمون لکھا نیز ۱۳۔ اپریل ۱۹۳۴ء کے شمار میں مفصل مدلل اشتہار شائع کیا۔

(۶) ۱۹۴۰ء میں اخبار ''اہلحدیث'' ۹۔ (فروری کے شمارے میں پھر حالات کے اقتضاء کے مدنظر اسی موضوع پر خامہ فرسائی فرمائی۔

(۷) ۱۹۴۳ء میں اخبار ''اہلحدیث'' ۱۵۔۲۲۔ ستمبر ۲۹ ستمبر اور ۲۔ اکتوبر کے شمارہ میں مضامین لکھے جسے انجمن اہلحدیث سکندر آباد (حیدرآباد دکھن) نے بڑی تعداد میں بصورت اشتہار شائع کیا۔

(۸) ۱۹۴۵ء میں اخبار "اہلحدیث" ۱۵۔اکتوبر اور ۲۶۔اکتوبر کے شماروں میں رہوارِ قلم کو پھراس راہ پر گامزن کیا۔

(۹) ۱۹۴۶ء میں اخبار "اہلحدیث" ۱۱ جنوری یکم فروری، یکم مارچ، ۸ مارچ اور ۲۴ مئی کے شماروں میں پھراس موضوع پر متعدد مضامین سپرد قلم کئے۔

(۱۰) ۱۹۴۷ء میں ۲۱ جنوری اور ۷ فروری کے شمارے میں پھروہی مضمون مولانا کی قلم کا جولان گاہ بنا آپ کے خاص شاگرد عبداللہ معمار نے قادیانی حلف کے ابتداء وانتہا ۳۱ جنوری و ۷ فروری ۱۹۴۷ء سے ۱۶، ۲۳ رمئی ۱۹۴۷ء اشاعت میں دس قسطوں میں ختم ہوا۔

(فتنہ قادیانیت ص ۲۲۱ سے ص ۲۲۳)

یہ روحانی مباہلہ ہی تھا جس کے نتیجے میں دجال قادیانی عبرتناک موت سے دوچار ہوا اور بے نیل ومرام مرا بلکہ مباہلہ میں ھلاکت کے نتیجے میں تو اس نے نبوت سے دستبرداری حاصل کر لی تھی اور یہودی سے بھی بدتر اپنے آپ کو تسلیم کیا تھا اور اسے دنیا میں بھی رسوائی حاصل ہوئی مرنے کے بعد بھی..........

دجال قادیانی کی لاش پر لاہور کی احمدیہ بلڈنگ سے ریلوے اسٹیشن تک اینٹ، پتھر، گندگی، اور پاخانوں کی ایسی بارش ہوئی کہ تاریخ میں کسی بدترین کافر کے لئے بھی ایسی رسوائی کا سُراغ نہیں ملتا جو حال دجال مرزا غلام احمد قادیانی کا ہوا۔ (بحوالہ قادیانیت اپنے آئینہ میں صفحہ ۱۲۵۶ اہلحدیث ۱۸۔اکتوبر ۱۹۴۰ء) اور لاش کو ریل گاڑی (مال گاڑی) یعنی مرزا قادیانی کے قول کے مطابق دجال کے گدھے پر سوار کر کے قادیان لائی گئی اور قادیان میں دفن کی گئی۔

ہم حسن سونگھڑوی اور ناظر نشرو اشاعت کو یہی کہیں گے۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی   یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیرالدین محمود احمد تین کو چار کرنے والا خود ساختہ خلیفہ قادیان کی رنگ رلیاں بھی جان کر احمدی قادیانی۔ حضرات ذرا غور وفکر کریں اور اس سے عبرت حاصل کریں۔ مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں اس پر زنا کرنے کا الزام لگا تھا۔

ایک خاندانی مرزائی اور خلیفہ قادیان کے خاندان سے انتہائی قربت رکھنے والا نوجوان محمد یوسف لکھتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اشهد ا ن لا اله الا الله وحده لا شريک له و اشهد ان محمدا عبده و رسو له .

میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خدا کے نبی اور خاتم النبیین ہیں اور اسلام سچا مذہب ہے میں احمدیت کو بھی برحق سمجھتا ہوں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ پر ایمان رکھتا ہوں اور مسیح موعود مانتا ہوں اور اس اقرار کے بعد میں مؤکد بعذاب حلف اٹھاتا ہوں۔

میں اپنے علم اور مشاہدہ اور رویت عینی اور آنکھوں دیکھی بات کی بنا پر خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کی پاک ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفہ ربوہ نے اپنے سامنے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد سے زنا کروایا، اگر میں اس حلف میں جھوٹا ہوں تو خدا کی لعنت اور عذاب مجھ پر نازل ہو میں اس بات پر مرزا بشیرالدین کے ساتھ بالمقابل حلف اٹھانے کے لئے بھی تیار ہوں۔

(محمد یوسف معرفت عبدالقادر تیرتھ سنگھ جے پلوان روڈ عقب شالیمار ہوٹل کراچی منقول از ربوہ کا مذہبی آمر ص ۱۶۹ مصنفہ راحت ملک قادیانی برادر خورد عبدالرحمان خادم مبلغ قادیانی)

شعر کے کلام میں زیادتی کی معذرت کے ساتھ

نہ تم حسن کتابچہ دیتے نہ ہم فریادیں کرتے   نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اور مشہور مرزائی مبلغ شیخ عبدالرحمان جن کو مرزا محمود اپنے دورہ انگلستان میں اپنے ہمراہ لے کر گیا تھا یوں گوہر افشاں ہیں۔

''موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے اس کام کے لئے اسنے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اس سوسائیٹی میں زنا ہوتا ہے۔(عبدالرحمان مصری قادیانی)

اور محمد عبداللہ احمدی گواہی دیتے ہیں:۔

''مصری عبدالرحمان صاحب کے بڑے لڑکے حافظ بشیرالدین احمد نے میرے سامنے ہاتھ میں قرآن شریف لے کے یہ لفظ کہے خدا تعالیٰ مجھے پارہ پارہ کردے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ صاحب نے میرے ساتھ بدفعلی کی ہے۔میں خدا کی قسم کھا کر یہ واقعہ لکھ رہا ہوں۔(بقلم خود محمد عبداللہ احمدی سیمنٹ فرنیچر ہاؤس مسلم ٹاؤن لاہور)

(منقول از ربوہ کا مذہبی آمر)

ہم خود مرزا قادیانی کو اسکی زبان ہی میں یہ کہتے ہیں:۔

مرزا قادیانی کو''ایک الہام ہوا بوقت ۳ بجے ۲ منٹ اوپر اور وہ یہ ہے۔من اعرض عن ذکری نبتلیة نذریة فاسقة لمحدة یمیلون الی الدنیا و لا یعبدوننی شیئا۔جو شخص قرآن سے کنارہ کرے گا ہم اس کو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مبتلا کریں گے۔جن کی ملحدانہ زندگی ہوگی وہ دنیا پر گرینگے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصہ نہ ہوگا یعنی اسی اولاد کا انجام یہ ہوگا اور توبہ اور تقویٰ نصیب نہیں ہوگا (روحانی خزائن جلد ۱۹ ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ا حاشیہ)

خود ساختہ خلیفہ قادیان مرزا مسرور احمد آپ کے ہی حواری ہمیں چیلنج کرتے رہے

ہیں۔اور اسلام سے ٹکرانے اور چھیڑ چھاڑ ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہمیں قادیانیت کے راز فاش کرنے پڑے۔قادیانی مصنف نصیر احمد صاحب قمر اب بتلایئے کہ رسوائی اور ذلت کی موت کون مرا؟ کس کا انجام برا ہوا؟ مرزا غلام احمد قادیانی کا یا ثناء اللہ امرتسریؒ کا اور کون بے نیل و مرام مرا۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری تحریر ضرور قادیانیت کی لنکا ڈھائے گی اور احمدی قادیانی حضرات کے لئے فکر اور عبرت کے کافی سامان مہیا کرے گی۔انشاءاللہ۔

پاکستانی صدر ضیاءالحق کی مباہلہ میں ھلاکت:۔

جنرل ضیاءالحق شہید کی ہوائی حادثہ میں ہلاکت کو مرزا طاہر احمد خود ساختہ خلیفہ کا مباہلہ قرار دینا۔

قادیانی کتابچہ کا مولف نصیر احمد صاحب لکھتا ہے۔

''۱۲ اگست ۱۹۸۸ء کے خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ نے واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ چونکہ جنرل ضیاء صاحب نے اپنے عمل کے ذریعہ اس مباہلہ کو قبول کرلیا ہے۔اور ظلم سے باز آنے کی بجائے اس میں آگے بڑھ گئے ہیں۔اس لئے اب وہ خدا تعالیٰ کی پکڑ سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور مباہلہ کے نتائج ان کے متعلق لازما ظاہر ہونگے''

(ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ جس کا دور ۱۵ سال پر محیط ہے کون جیتا کون ہارا حقائق کی زبان بول رہی ہے ص ۲۱)

برسوں سے قادیانی مبلغین زور و شور سے جنرل ضیاءالحق مرحوم کی مباہلہ میں ھلاکت کا پروپیگنڈہ رچائے ہوئے ہیں۔جب کہ اینٹی احمدیہ مومینٹ ان اسلام انٹجیر اکے ڈاکٹر راشد علی صاحب نے ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو قادیانی خود ساختہ خلیفہ کو جنرل ضیاءالحق کی ہلاکت کو مرزا طاہر احمد کے مباہلہ کا نتیجہ قرار دینے پر روبرو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔اور وقت و مقام بھی انھیں ہی تعین کرنا تھا اس کے باوجود مرزا طاہر احمد خود ساختہ خلیفہ قادیان پر سکوت مرگ طاری رہا اور اس نے مباہلہ نہ کرنے ہی میں اپنی خیر و عافیت سمجھی اور اگر کسی احمدی قادیانی اس مباہلہ کے چیلنج کے

بارے میں مزید جاننا چاہتا ہے تو وہ ہم سے رابطہ قائم کرکے اس دیئے ہوئے راشد علی صاحب کے چیلنج کو پڑھ سکتا ہے۔ آخر کیوں مرزا طاھر نے ڈاکٹر راشد علی صاحب کے مبابلہ کے چیلنج کو قبول نہیں کیا؟ اور ضیاء الحق مرحوم کو ہوائی حادثہ میں شہید کیا گیا جس میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کے بہت سے شواہد ہیں اسکے باوجود واضح شہادتوں کے مجرموں کو آج تک گرفتار نہیں کیا گیا۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم کی شہادت پر انجمن احمدیہ الحق بلڈنگ ممبئی میں اور قادیان میں مٹھائیاں تقسیم کرکے خوشیاں منائی گئیں تھیں۔ اسی طرح جب بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی ہے تو قادیانی مبلغین اور ایوانائے خودساختہ خلافت میں مسلمانوں کی کسمپرسی اور تکلیف اور قتل عام پر قادیانی بہت ہی خوشیاں مناتے ہیں۔

اسی طرح الحق بلڈنگ بمبئی کے نئے قادیانی مبلغ طفیل شہباز نے مئی ۲۰۰۳ء میں خاکسار سے عراق میں مسلمانوں کے قتل ہونے اور زدوکوب ہونے پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا......... اور ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قادیانی یہودونصاریٰ کے آلۂ کار اور ایجنٹ رہے ہیں۔ اور آج بھی ایجنٹ ہیں۔

چنانچہ اس بارے میں خودکاشتہ پودہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا بیٹا مرزا بشیرالدین محمود رقمطراز ہے

''سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خودکاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت احکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاض رکھکر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے

دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مداد کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا کہ ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کرسکے'' (روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ صفحہ ۳۵۰ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

''عراق کو فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی بھرتی ہوکر چلے گئے'' (خطبہ مرزا محمود خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ۳۱۔ اگست ۱۹۲۳ء)

اور جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دی اور علاوہ اور کئی قسم کی خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی۔ جس کی بھرتی بوجہ جنگ بند ہوجانے کے رک گئی۔ ورنہ ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لئے نام لکھوا چکے تھے۔ (مرزائی ایڈریس بحضور لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند مندرجہ اخبار ''الفضل'' ۴ جولائی ۱۹۲۱ء)

اور اسی لئے سقوط بغداد اور زوال خلافت پر جب امت مسلمہ سوگ منارہی تھی۔ تب قادیانی غدار اس سقوط وزوال پر انگریزی فتح کی خوشی میں چراغاں کررہے اور جشن منارہے تھے۔ اور اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام پسند اور اسلام دشمن لوگوں کی پہچان کھلے طور پر قرآن مجید میں اس آیت کے ذریعے واضح کردی ہے۔ یایہا الذین امنوالاتتخذ والیھود والنصریٰ...... الخ۔

ترجمہ:۔ اے ایمان والو یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ یقیناً انہیں میں سے ہے اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو راہ ھدایت نہیں دیتا۔ (پارہ ۶ سورہ المائدہ آیت ۵۱)

قادیانی المسیح الدجال کا انجام:۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی وہ مشہور و معروف شخصیت ہیں جو تقریباً بیس سال تک مرزا غلام احمد قادیانی کے خاص الخاص جلیل القدر مریدین میں شمار ہوتے رہے۔

ڈاکٹر صاحب نے قادیانیت کے زمانے میں قرآن کریم کی ایک تفسیر بنام ''تفسیر القرآن بالقرآن'' لکھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا کیا مرتبہ تھا درج ذیل ارشادات ذہن میں رکھئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ مریدوں کے نام درج ہونگے۔ یہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی بموجب منشا حدیث کے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفاء رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(پھر اس سے آگے مرزا قادیانی ان تین سو تیرہ صاحبان کا نام درج کرتے ہیں۔ جن میں نمبر ۱۵۹ پر ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا نام درج ہے) (روحانی خزائن جلد ۱۱ انجام آتھم ص ۳۲۷)

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مرزائیت کے زمانہ میں قرآن مجید کی جو تفسیر لکھی تھی اس کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔

''ڈاکٹر صاحب کی تفسیر القرآن بالقرآن ایک بے نظیر تفسیر ہے۔ جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے۔ نہایت عمدہ شیریں بیان ہے اس میں قرآنی نکات خوب بیان کئے گئے۔ یہ تفسیر دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔'' (اخبار بدر شمارہ ۳۸ جلد ۹، ۹ر اکتوبر ۱۹۳۰ء بحوالہ فسانہ قادیان ماخوذ از ''قادیانیت سے اسلام تک'' ص ۳۳۱)

اللہ تعالیٰ کو ڈاکٹر صاحب سے خدمت اسلام لینا تھا اسلئے وہ عرصہ بیس سال بعد قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کی روز روشن کی شمع میں شامل ہوگئے۔ جس پر مرزا غلام احمد

قادیانی نے کھسیا کر ڈاکٹر صاحب کے بارے میں لکھا۔

''ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا اگر تقویٰ صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا کیونکہ وہ اسکا اہل ہی نہیں تھا۔ اس کی تفسیر میں ذرّہ برابر بھی روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا کچھ حصہ۔''

(اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء بحوالہ فسانہ قادیان ماخوذ از قادیانیت سے اسلام تک ص ۳۳۲)

پھر ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف قلم اٹھایا بلکہ دعویٰ الہام سے مقابلہ کی ٹھری چنانچہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے اپنا آخری الہام مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے متعلق شائع کیا۔ جس کا ذکر مرزا غلام قادیانی نے مع جواب خود ان لفظوں میں کیا ہے جو درج ذیل ہے:۔

''ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے۔ اور وہ ڈاکٹر ہے۔ اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض اللہ اس کو کی تھی مرتد ہوگیا نصیحت یہ تھی کہ اس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت محمد ﷺ کے نجات ہو سکتی ہے گو کوئی شخص محمد ﷺ کے وجود کی خبر رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف اس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں نے اس کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا اور خدا اس کو ہلاک

کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۳ چشمہ معرفت ۳۳۶۔۳۳۷)

اور مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:۔

میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی جو اخویم مولوی نورالدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں۔

''مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی معیاد تین سال بتائی گئی ہے۔

اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی۔

جس کے الفاظ یہ ہیں ''خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق وکاذب انت تریٰ کل مصلح وصادق

المشتھر۔ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ۱۶ راگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطبوعہ انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان)

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۵۹۔۵۶۰ روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی ص ۴۱۰۔۴۱۱)

تازہ نشان کی پیش گوئی

(مندرجہ رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم ٹائٹل ص ۲)

''خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا عنقریب ظاہر کرے گا تا کہ وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں۔ اس کی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاوے۔ آمین''۔

المشتھر:۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۵۶۰ اشتہار نمبر ۲۷۰)

اور اسی تحریر کے نیچے حاشیہ پر لکھتے ہیں:۔

''جس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے۔ اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ (مجموعہ اشتہار جلد سوم صفحہ ۵۶۰ اشتہار نمبر ۲۷۰ حاشیہ)

''اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا'' (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۶۰ حاشیہ)

غرض اس مقابلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ دجال مرزا قادیانی ڈاکٹر صاحب کی بتائی ہوئی مدت کے اندر ہی (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) کو فوت ہو گیا اور ڈاکٹر صاحب ایک طویل عرصہ تک یعنی (بعد مرزا قادیانی) گیارہ سال تک زندہ رہے۔ اور ۱۹۱۹ء کو اپنی طبعی موت سے انتقال فرما کر اپنے ہادی

برحق سے جاملے۔

قادیانی اعتراض اوراس کا جواب:۔

قادیانی مبلغین مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر پردہ ڈالنے کے لئے قرآن مجید کی یہ آیت اکثر پیش کرتے ہیں۔ ولوتقول علینا بعض الاقاویل۔

”یہ نبی (مرزا قادیانی) جھوٹا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھراس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

ترجمہ قرآن:۔اوراگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنالیتا تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھراس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔(پارہ۲۹ سورہ الحاقہ آیت ۴۴)

اورمرزاغلام احمد قادیانی خودرقمطراز ہے۔

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ نبی بعض باتیں میری طرف بناوٹ سے منسوب کردیتا تو میں اسے پکڑتا اوراسکی رگ جان قطع کردیتا(روحانی خزائن جلد۱۹ رسالہ تحفۃ الندوۃ ص۹۲_۹۳)

ان مرزائیوں کواتنا بھی علم نہیں ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ویقتلون النبیین بغیرحق (پارہ نمبر۳ سورہ آل عمران آیت ۲۱)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے الگ الگ مقام پر نبیوں کے ناحق قتل کا ذکر کیا ہے کیا وہ سب کے سب نعوذباللہ جھوٹے تھے؟

اوراللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے۔

”اگرلوگوں کے گناہ پراللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندارزندہ نہ رہتا۔لیکن وہ توانہیں ایک مقرروقت تک ڈھیل دیتا ہے۔جب ان کا وہ وقت آجاتا ہے تو وہ ایک

ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اورنہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔(پارہ۱۴ سورہ النحل آیت ۶۱)

قادیانیو! پارہ۲۹ سورہ الحاقہ کی آیت خاص نبی محمدﷺ کے لئے ہے۔جب کہ رسول اللہ کی موجودگی میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے فوراً کیوں نہیں پکڑا؟ جب کہ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے کہ لوگوں کے گناہ پر ہم فوراً پکڑتے تو اس روئے زمین پر ایک جاندار بھی زندہ نہ رہتا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں فرعون کی نسبت فرماتا ہے کہ اس نے اپنے رب ہونے کا دعویٰ کیا اورکہا:۔فقال انا ربکم الاعلیٰ۔ترجمہ تم سب کا رب میں ہی ہوں

(پارہ۳۰ سورہ النازعات آیت ۲۴)

پھراللہ تعالیٰ نے اسے فوراً کیوں نہیں پکڑا؟

لہٰذا مرزاغلام احمد قادیانی کی یہ دلیل کیسی بودی ہوگئی قیاس مع الفارق ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کذاب قادیانی کو نبوت اوررسالت کے دعویٰ کے بعد صرف چھ سال کی مہلت (ڈھیل) زندہ رکھ کردی کہ اب باز آجائے اورتوبہ کرلے لیکن وہ باز نہیں آیا اوراللہ تعالیٰ کو اسے مباہلہ میں ہلاک کرکے ذلیل ورسوا کرنا مقصود تھا۔اس لئے خودکی منہ مانگی موت بمرض ہیضہ میں اسے مبتلا کیا اورجھوٹے نبوت کے دعویداروں کے لئے عبرت کا نشان بنایا۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۲ء میں کیا ”تریاق القلوب کی اشاعت تک جواگست ۱۸۹۹ء سے شروع ہوئی اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ختم ہوئی“۔آپ مرزاصاحب کا یہی دعویٰ تھا کہ آپ کو جونبی کہا جاتا ہے۔یہ ایک قسم کی جزوی نبوت ہے۔(۱۹۰۲ء) کے بعد آپ (مرزا) کوخدا کی طرف سے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں“۔

(رسالہ القول الفصل ص۲۴ مصنف مرزامحمود خلیفہ قادیان پسر مرزا ماخوذ ازمحمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک)

اوررسالت کا دعویٰ بھی کیا۔

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء ص ۱۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء)

غرضیکہ مافوق المذکور مباہلوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تینوں مباہل کی زندگی میں نامراد ہو کر ہلاک ہوگیا۔

ان مذکورہ واقعات سے یہ خلاصہ کلام معلوم ہوا:۔

(۱) قادیانی اہل علم سے مناظرہ کرنے سے خوف کھاتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر کردہ کتابیں روحانی خزائن وغیرہ کتابوں کا سیٹ مسلمانوں کو نہیں دیتے۔

(۲) سب سے پہلے مباہلہ کا چیلنج عبدالحق غزنویؒ اور ثناء اللہ امرتسریؒ نے دیا اور ایک سنسنی خیز روحانی مقابلہ کتابچہ کا مولف کذاب ہے۔

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعوٰی کر کے صاف طور پر قرآن اور احادیث نبوی ﷺ سے مخالفت کی ہے۔

(۴) حقیقی مباہلہ روبرو مولانا عبدالحق غزنویؒ سے ہوا دس ہزار کے قریب افراد اس مباہلہ کے گواہ تھے۔

(۵) قادیانی کتابچہ کا مولف نصیر احمد صاحب قمر نے الہامات مرزا کی اصل عبارتوں کو چھپایا ہے اور آگے اور پیچھے کی عبارت لکھی ہے اور گمراہ کرنے کے لئے بیچ کی عبارت حذف کردی۔

(۶) مرزا غلام احمد قادیانی کی دیگر پیشن گوئیاں اور ثناء اللہ امرتسریؒ کے بارے میں پیشن گوئیاں جھوٹی ہوئیں۔

(۷) شرائط مباہلہ جو شخص مباہلہ کرنے والا جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔

(۸) مباہلہ میں ہلاکت کی شرط بیماری ہے۔

(۹) نبی عیسیٰ علیہ السلام اسلامی عقیدہ کے مطابق آسمان پر زندہ ہیں۔

(۱۰) مرزا قادیانی نے مباہلہ میں ہلاکت پر خود کو دجال' کذاب اور یہودی سے بدتر تسلیم کیا ہے۔

(۱۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے مباہلہ میں ہلاکت پر اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ اس پر ایمان (فرقہ باطلہ) لانے والے افراد جو ایک لاکھ تعداد سے بھی زیادہ ہیں مرزا قادیانی کو چھوڑ دیں کیونکہ مباہلہ میں ہلاک ہونے کے نتیجے ہیں مرزا قادیانی کسی قسم کی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا۔ (قادیانیو مرزائیو ہوش میں آؤ۔)

(۱۲) مرزا غلام احمد قادیانی نے ناحق ثناء اللہ امرتسریؒ پر بددعا اور لعنت کی ہے۔

(۱۳) ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ہمیشہ چور ڈاکو، مفسد، ٹھگ دوکاندار مفتری اور کذاب ہی سمجھا اور اس الزام پر انھوں نے کبھی بھی اس سے معافی نہیں مانگی۔

(۱۴) جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ثناء اللہ امرتسریؒ کو کھلے طور پر اسکے اور اس کی جماعت دفرقہ باطلہ کے سامنے معافی مانگنے کے لئے کہا۔

(۱۵) اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو گوناگوں امراض خبیثہ میں مبتلا کیا۔

(۱۶) مرزا غلام احمد قادیانی بقول خود دنیا ہی میں طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر جہنم کا مزا چکھا اور ہیضہ کی بیماری سے مرا۔

(۱۷) مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر کے متعلق دعا بھی قبول نہیں ہوئی اور وہ ۶۸ سال کی عمر میں مرا

(۱۸) مرزا قادیانی مکہ اور مدینہ میں مرنیکے بجائے برانڈرتھ روڈ لاہور میں مرا۔

(۱۹) تاریخ گواہ ہے مباہلہ میں ہولناک اور براحشر مرزا غلام احمد قادیانی کے سوا کسی اور کا نہیں ہوا۔

(۲۰) مرزا قادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے تعین کردہ پیشگوئی کے مطابق وقت مقررہ کے اندر ہلاک ہوا۔

کیا کلمہ پڑھنے سے قادیانی مسلمان ہیں؟

ان کھلے ہوئے کفر و شرک میں مبتلا عقائد باطلہ کے بعد بھی قادیانیوں کا یہ اعتراض

ہے کہ ہم کلمہ گو ہیں اس لئے ہم کافر کیسے ہو سکتے ہیں ہر قادیانی مولوی اور فرد اپنے منہ پر یہ بات رٹ رکھا ہے کہ ہم کلمہ گو ہیں اور اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں ہے۔

(اور خاکسار خود بھی دور جہالت (قادیانیت) میں ایک طویل عرصہ تک اس الجھن میں مبتلا رہا ہے) اور قادیانی اپنے دفعہ کے لئے حضرت اسامہؓ کی حدیث پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ میں ایک کافر کو قتل کر دیا تھا جس نے کلمہ پڑھ لیا تھا اس پر رسول اکرم ﷺ بہت ناراض ہوئے۔

اول تو یہ جان لینا چاہئیے کہ اس شخص نے رسول اکرم ﷺ ہی کی نبوت کو تسلیم کیا تھا نہ کہ کسی دوسرے مدعیان نبوت کی نبوت کو بعد رسول اکرم ﷺ تسلیم کیا۔ اس لئے ان کی یہ حجت ناقابل قبول ہے کیونکہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو تسلیم کیا ہے اور مرزا قادیانی کے باطلانہ کافرانہ اور مشرکانہ عقائد کو بھی سرخم تسلیم کیا ہے قادیانیوں نے ظاہری طور پر کلمہ کا اقرار بھی کیا ہے لیکن ساتھ ہی ضروریات دین کا انکار بھی کیا ہے مومن و مسلم ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے پورے دین کو دل و جان سے تسلیم کرتا ہو اور ضروریات دین میں سے کسی حقیقت کا منکر نہ ہو کلمہ طیبہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ اس پورے دین کو ماننے کا مختصر عنوان ہے۔ کیونکہ جو شخص حضرت نبی محمد ﷺ کو اللہ کا رسول مانتا ہے وہ لازماً آنحضرت ﷺ کی ایک ایک بات کو بھی مانے گا اس کے برعکس جو شخص آنحضرت ﷺ کے دین کی کسی قطعی یقینی اور متواتر احادیث کو جس کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے کو نہیں مانتا وہ گویا آنحضرت ﷺ کی تکذیب کرتا ہے۔

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک..................الخ

ترجمہ:۔ قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی و نہ خوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں۔ (پارہ ۵۔ سورہ النساء۔ آیت ۶۵)

قادیانیوں کا اعتراض اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں

اہل قبلہ سے کیا مراد ہے؟ عموماً ظاہر ہے کہ لغوی اور لفظی معنی کے لحاظ سے تو ہر وہ شخص اہل قبلہ ہے جو مکہ مکرمہ میں واقع کعبہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتا ہے۔ تو اگر اس لفظ کا یہی مطلب ہو تو سارے مشرکین عرب اہل قبلہ تھے عربوں کی تاریخ اور ان کے حالات سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے سارے مشرکین عرب کعبہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتے تھے۔ اور اس بنا پر اس کی تقدیس کے قائل تھے۔ اس کا طواف کرتے تھے اپنے طریقے پر حج اور عمرہ کرتے تھے تو اہل قبلہ کا یہی مطلب ہو تو پھر سارے مشرکین عرب مثلاً ابو جہل، ابولہب کو بھی کافر ماننے کی گنجائش نہ ہوگی اہل قبلہ دراصل ایک خاص دینی اصطلاح ہے عقائد اور فقہ کی کتابوں میں تکفیر کی بحث میں یہ لفظ اہل قبلہ عام طور سے استعمال ہوتا ہے اور ان ہی کتابوں میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو توحید رسالت، قیامت وغیرہ ایمانیات پر یقین رکھتے ہوں اور کسی ایسی دینی حقیقت کے منکر نہ ہوں جو رسول ﷺ سے ایسے قطعی اور یقینی طریقے پر ثابت ہو جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔ علماء اور مصنفین کی اصطلاح میں ایسی چیزوں کو ضروریات دین کہا جاتا ہے پس اگر کوئی ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا بھی منکر ہے مثلاً قرآن پاک کے کتاب اللہ ہونے کا یا پھر قیامت اور حشر و نشر کا یا پانچ وقت کی نمازوں کی فرضیت کا یا ایسی کسی بھی دینی بات کا انکار کرتا ہے تو وہ اہل قبلہ میں سے نہیں ہے شرح فقہ اکبر میں امام ابوحنیفہؒ کا قول منقول ہے مروی ہے آپ نے فرمایا "ہم اہل قبلہ میں سے کسی کی بھی تکفیر نہیں کرتے اور یہی مسلک اکثر فقہا کا ہے۔" (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۷)

اور شرح فقہ اکبر میں اس مقام پر اہل قبلہ کی مندرجہ ذیل تشریح کی گئی ہے اور تمہیں یہ بات جان لینی چاہئے کہ اہل قبلہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو تمام ضروریات دین سے متفق

ہوں جیسے عالم کائنات کا حادث ہونا اور قیامت میں جسمانی حشر ہونا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو کلیات وجزئیات سب کا علم ہے اور ان جیسے تمام اہم مسئلے جو ضروریات دین میں شامل ہیں پس جو شخص ساری عمر نیکیوں اور عبادتوں میں مشغول رہے اور اسی کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم حادث نہیں قدیم ہے یا یہ کہ حشر جسمانی نہیں ہوگا یا یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں ہے تو وہ اہل قبلہ میں سے نہ ہوگا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۷)

اس عبارت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مسلمان ہونے کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی ایک ایک بات کو دل وجان سے ماننا ضروری ہے اور جو شخص ایسی قطعی یقینی بات کا انکار کرے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو وہ کافر مرتد قرار دیا جائے گا اس لئے ائمہ اور مصنفین یہ کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے، اور وہ سب یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قیامت اور آخرت کا منکر ہو یا اللہ تعالیٰ کی شان میں یا کسی نبی کی شان میں صریح گستاخی اور بد زبانی کرے اور نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی فرضیت یا قرآن کے کتاب اللہ ہونے کا انکار کرتا ہو وہ کافر اور دائرے اسلام سے خارج ہے۔ چاہے وہ اپنے کو مسلمان کہتا ہو اور کعبہ کو قبلہ مانتا ہو اس کا کلمہ پڑھنا محض جھوٹ، فریب اور منافقت ہے۔ چنانچہ منافق بھی کلمہ پڑھتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **اذ جاء ک المنافقون.. الخ.**

ترجمہ:۔ جب آتے ہیں تیرے پاس منافق تو کہتے ہیں کہ ہم قائل ہیں تو رسول ہے اللہ کا اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے یہ منافق جھوٹے ہیں۔
(پارہ نمبر ۲۸ سورہ منافقون آیت نمبر ۱)

چنانچہ منافق لوگ ایمان کا دعویٰ بھی کرتے تھے لیکن اللہ نے ان کے اس دعویٰ کو بھی غلط قرار دیا اور فرمایا۔ **ومن الناس من یقول آمنا باللہ.... الخ**

ترجمہ:۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن در حقیقت وہ

ایمان والے نہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ (پارہ نمبر ۱ سورہ بقرہ آیت ۹۔۸)

اور اسی طرح قرآن مجید میں یہ واقعہ صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کچھ ایسے لوگوں نے جو ایمان لا چکے تھے، قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز بھی پڑھتے تھے، کوئی کافرانہ بات کہی جس کی اطلاع حضور ﷺ کو ہوگئی جب ان سے پوچھ گچھ کی گئی تو انہوں نے یہ تاویل اور معذرت کی کہ ہم نے یہ بات دل سے اور سنجیدگی سے نہیں کہی تھی بلکہ ہنسی مذاق میں کہی تھی، ان کے بارے میں قرآن مجید کی سورہ توبہ کی آیت نازل ہوئی جس میں نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ۔ **لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم..**

ترجمہ:۔ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم ایمان لانے کہ بعد کافر ہوگئے۔ (پارہ نمبر ۱۰ سورہ توبہ آیت ۶۶)

اور اللہ نے سورہ توبہ میں آگے اسی آیت میں فرمایا۔ **یحلفون باللہ ماقالوا ولقد قالو کلمة الکفر و کفروا بعد اسلامھم... الخ**

ترجمہ:۔ حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبان سے نکل چکا ہے اور یہ اپنے اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئے ہیں۔ (پارہ نمبر ۱۰ سورہ توبہ آیت ۷۴)

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسلام قبول کرچکے تھے اور مسلمانوں میں شامل تھے اور قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز بھی پڑھتے تھے اور اسلام کے سبھی ارکان ادا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے کوئی کافرانہ بات کہی اور اس بنا پر وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **کیف یھدی اللہ قوما کفروا... الخ**

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد کافر ہوجائیں، اللہ تعالیٰ ایسے بے

انصاف لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔ (پارہ نمبر ۳ آل عمران آیت ۸۶)

اور دوسرے مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنے والوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اور قادیانی / احمدی بھی کلمہ پڑھنے کے بعد اس کفر میں مبتلا ہو کر خارج از اسلام ہو گئے۔

یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ ... الخ

ترجمہ:۔ جس روز بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض سیاہ پڑ جائیں گے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا تھا پس کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ (پارہ نمبر ۴ سورہ آل عمران آیت ۱۰۶)

لہٰذا مسلمان ہونے کے لئے صرف دین کے الفاظ کو ماننا کافی نہیں بلکہ الفاظ کے ساتھ معنی و مفہوم کو ماننا اسی طرح چاہیئے جس طرح سے رسول کریم ﷺ سے لیکر آج تک تواتر کے ساتھ معنی تسلیم کئے گئے ہیں ان کو بھی ماننا شرط اسلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص کسی دینی لفظ کو تو مانتا ہے، مگر اسکے متواتر معنی و مفہوم کو نہیں جانتا ہے بلکہ اس لفظ کے معنی کو وہ اپنی طرف سے ایجاد کرتا ہے، تو ایسا شخص بھی مسلمان نہیں کہلائے گا بلکہ کافر و ملحد اور زندیق کہلائے گا اور اگر وہ کلمہ پڑھتا ہے تو محض منافقت کے طور پر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے پڑھتا ہے۔ اور اسی طرح قرآن اور احادیث نبوی ﷺ سے نبوت کا دروازہ قطعی اور یقینی طور پر بند ہو گیا اور اس پر اجماع امت ہے کہ اب کوئی شخص اس کے معنی بدل کر ظلی بروزی نبیوں کے آنے کی گنجائش نکالتا ہے وہ کافر ہی نہیں بلکہ پکا کافر ہو گا بلکہ ان کے کفر پر شک کرنے والا بھی کافر ہو گا یہی ائمہ کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **ومن یعص اللہ ورسولہ.... الخ**

ترجمہ:۔ اب جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی بات نہ مانے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ (پارہ نمبر ۲۹ سورہ جن آیت ۲۳)

اور اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ ”میرا طریقہ اور میرے خلفائے راشدین

کا طریقہ اختیار کرو میرے بعد“ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

اللہ کے رسول ﷺ کے ارشاد کے مطابق کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور پھر آپ ﷺ کا یہ کہنا کہ میرے بعد خلفائے راشدین کا طریقہ اختیار کرو ثابت کرتا ہے کہ ساتھ قرآن ہم کو رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقے پر عمل پیرا ہونا ہے۔

اگر یہ مان لیا جائے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں تب تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ مسلمہ کذاب کا دعویٰ نبوت نعوذ باللہ سچی تھا کیونکہ مسلمہ کذاب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح محمد رسول ﷺ کی نبوت اور قرآن مجید کا منکر نہیں تھا۔ بلکہ مرزا قادیانی کی طرح نبی ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا، یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا تھا۔

اور یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر اشھد ان محمد رسول اللہ پکارا جاتا تھا، اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا، تاریخ طبری میں ہے:۔

”نبی کریم ﷺ کے لئے اذان دیتا تھا اور اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ ”محمد“ رسول اللہ ہیں اور اس کا مؤذن عبداللہ ابن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر ابن عمیر تھا، اور جب حجیر شہادت پر پہنچتا تھا مسلمہ باواز بلند کہتا تھا کہ حجیر نے صاف بات کہی، اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔

(تاریخ طبری ص ۲۴۴ جلد ۳)

محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب سے پہلا صحابہ کرام کا اجماع مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے کیا گیا جمہور صحابہ مہاجرین و انصار نے اس کو محض دعوائے نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت (بنو حنیفہ) کو اس کی تصدیق کی بنا پر کافر اور خارج از اسلام سمجھا۔ جمہور صحابہ میں سے کسی ایک نے بھی اس پر انکار نہ کیا اور نہ کسی نے کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، کلمہ گو ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، نماز روزہ، حج، زکوۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھا جائے، بلکہ صحابہ

کرام نے مسیلمہ کذاب کی جماعت کو جو کہ تعداد میں چالیس ہزار مسلح جوان پر مشتمل تھی سے جہاد کیا اور مسیلمہ کذاب کو اور اٹھائیس ہزار اسکے عقیدت مندوں کو جنگ میں قتل کیا اور اس جہاد میں تقریباً بارہ سو صحابہ و تابعین شہید ہوئے۔ چنانچہ اس بات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مسیلمہ کذاب کا دعوائے نبوت رسول اللہ ﷺ کی حیات ظاہری وموجودگی میں کرنے پر اللہ تعالیٰ نے اس کی شہ رگ جان فوراً نہیں کاٹ دی اور نہ ہی اس کی گرفت کی بلکہ ایسی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے نبوت کے دعویدار کی فوراً شہ رگ جان کاٹ دی ہو۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد کچھ لوگ عرب کے اسلام کے سبھی ارکان ادا کرنے کے دعویدار تھے سوائے زکوٰۃ کے لیکن اس کے باوجود وہ کافر قرار پائے گئے اور دین اسلام سے باہر ہو گئے انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ مگر اور دین کی باتوں کا اقرار کرتے تھے۔ خلیفہ اول ابوبکرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم میں لڑونگا اس شخص سے جو نماز زکوٰۃ میں فرق کرے کیونکہ زکوٰۃ کا مال حق ہے قسم اللہ کی اگر رسول اللہ ﷺ کے وقت میں ایک رسی دیتے تھے اور اب نہ دیں گے تو ان پر جہاد کروں گا۔ یہ روایت صحیحین میں درج ہے۔

اور امام مالک سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا اگر نہ دیں گے رسی بھی اونٹ باندھنے کی تو میں جہاد کروں گا ان پر (موطا امام مالک ص ۲۷۸)

اور پھر اسی طرح قادیانیوں کی دلیل نا قابل قبول ہے کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے باوجود جو چاہے کافرانہ بات کہے وہ مسلمان ہی رہتا ہے یہ ان کی زبردست غلطی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بے شمار کافرانہ عقائد ہیں جو کہ اسلامی تعلیمات سے میل نہیں کھاتے ہیں جبکہ اسلام لانے کے بعد کوئی کفر کرے یا کافرانہ بات کرے تب بھی وہ خارج از اسلام ہو جاتا ہے۔ جسے چاہے وہ خالی زبان سے کہے اور دل میں اسکا شائبہ بھی نہ ہو یا چاہے از راہ مذاق ہی کوئی کفریہ جملہ بک دے تب بھی وہ کافر ہو جاتا ہے۔

اور قادیانیوں کو یہ بھی جاننا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ نے یہود سے جہاد کیا ہے اور انہیں اپنا قیدی بھی بنایا ہے جبکہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار بھی کرتے تھے۔ اور اسی طرح علیؓ نے بھی کچھ لوگوں کو آگ میں جلائے جانے کی سزا دی تھی جب کہ وہ سب بھی لا الہ الا اللہ کے قائل تھے۔

پیارے خاتم النبیین محمد رسول ﷺ نے فرمایا۔ اقتلتہ بعد ما قال لا الہ الا اللہ اور امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ارشاد فرمایا تھا اور ہیں "خوارج" کے سلسلے میں یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ اینما یقتموھم فاقتلوھم لئن ادرکتھم قتلنھم قتل عاد یعنی جہاں کہیں بھی انہیں پاؤ قتل کر دو اگر میں انہیں پاجاؤں تو قوم عاد کی طرح انہیں قتل کر دوں۔۔۔ جب کہ یہ خوارج عام مسلمانوں سے زیادہ عبادت گذار تھے اور ان سے زیادہ تسبیح وتہلیل کیا کرتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام بھی اپنی نمازوں کو ان کے مقابلے میں حقیر سمجھتے تھے۔ انہوں نے صحابہ کرامؓ سے علم حاصل کیا تھا اس کے باوجود ان کا لا الہ الا اللہ کہنا اور تسبیح وتہلیل میں منہمک رہنا بے ثمر ہی رہا اور اس سے انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچ سکا پھر سب سے بڑھکر یہ کہ اسلام کا دعویٰ بھی ان کے کچھ کام نہ آسکا کیونکہ ان کی جانب سے شریعت کی مخالفت بالکل واضح ہوگئی۔

اور تاریخ اسلام میں بھی یہ واقعہ مندرج ہے کہ بنو عبید الفلاح جو عباسی دور حکومت میں پورے مغرب اور مصر کے مالک تھے وہ بھی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے تھے۔ اسلام کے دعویدار تھے جمعہ و جماعت کا اہتمام کرتے تھے لیکن جب ان کی جانب سے شریعت کے بعض متفق علیہ مسائل میں انحراف ہوا علماء اسلام نے متفقہ طور پر ان کی تکفیر کی ان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور ان کے شہروں کو دارالحرب قرار دیا چنانچہ مسلمانوں نے ان سے جہاد کیا اور ان کے قبضہ سے ان تمام شہروں کو نکال لیا جس میں مسلمان رہتے تھے۔

پس ان حقائق واقعات سے ثابت ہوگیا کہ قادیانیوں کی دلیل نہ قابل قبول ہے اور علمائے اسلام نے قادیانیوں کو دلائل حقہ سے متفقہ طور پر خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کافرانہ عقائد کہ وہ محمد رسول اللہ ہے (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے "بروز میں دوئی نہیں ہوتی" "اگر کوئی غیر شخص آجاوے تو غیرت ہوتی ہے۔لیکن جب وہ خود ہی آوے تو پھر غیرت کیسی؟ اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر ایک شخص آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے اور پاس اس کی بیوی بھی موجود ہو تو کیا اس کی بیوی آئینہ والی تصویر کو دیکھ کر پردہ کرے گی۔اور اس کو یہ خیال ہوگا کہ کوئی نامحرم شخص آگیا ہے اس لئے پردہ کرنا چاہئے اور یا خاوند کو غیرت محسوس ہوگی کہ کوئی اجنبی شخص گھر میں آگیا ہے اور میری بیوی سامنے ہے نہیں بلکہ آئینہ میں انہیں خاوند بیوی کی شکلوں کا بروز ہوتا ہے۔اور کوئی اس بروز کو غیر نہیں جانتا اور نہ ان میں کسی قسم کی دوئی ہوتی ہے۔

یہی حالت مسیح موعود کی آمد ہے وہ کوئی غیر نہیں اور نہ آنخضرت ﷺ سے جدا ہے۔اور کسی نئی تعلیم یا شریعت کو لے کر آنے والا نہیں ہے بلکہ آنخضرت ﷺ ہی کا بروز اور آپ ﷺ کی ہی آمد ہے۔(ملفوظات جلد ۵ ص ۳۹۰۔۳۹۱)

"محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی" (ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ حصہ اول'ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۶۰)

"میں بموجب آیت و آخرین منهم لما يلحقوا بهم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنخضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا پس اس طور سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔کیونکہ

محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہا نہ اور کوئی۔یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنخضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا۔جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟ (حقیقۃ النبوۃ حصہ اول،ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲۶۴)

پس اس تحاریر سے ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کا وجود بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔محمد رسول اللہ ﷺ دوبارہ قادیان میں مرزا قادیانی کی شکل میں مبعوث ہوئے ہیں۔

"پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو جو تمام نبی اسکو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ جس طرح بروزی طور پر محمد اور احمد نام رکھے جانے سے دو محمد اور دو احمد نہیں ہو گئے۔اسی طرح بروزی طور پر نبی یا رسول کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ گئی کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ وجود نہیں۔اس طرح پر تو محمد کے نام کی نبوت محمد ﷺ تک ہی محدود رہی۔تمام انبیاء علیہم کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی۔کیونکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ حصہ اول،ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۶۵۔۲۶۶)

"مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے۔بلکہ محمد مصطفی ﷺ ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔علیہ الصلوۃ والسلام (ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ حصہ اول ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۶۸)

"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا،اور اس نبی

کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا، پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)

اورمرزا قادیانی کا سپوت مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:۔

''اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا، جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں، یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے، بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا''۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۰۴ اور ص ۱۰۵ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان، مارچ و اپریل 1915)

احمدیوں/ قادیانیوں کے عقائد باطلہ میں یہ بھی شامل ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں مرزا غلام احمد قادیانی خود بخود شامل ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ سے کوئی الگ نہیں بلکہ وہی ہیں۔

لحاظہ ملاحظہ ہو:۔

''اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہی ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جسمیں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل

اور اشد ہے،

آپ کا انکار کفر نہ ہو'' (کلمۃ الفصل ص ۱۴۶۔۱۴۷ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز۔ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

''ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہوگیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے ،تو ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے، مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی، لہذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کیلئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی آمد نے ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸، موالفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

''علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے، ''صار وجودی وجودہ'' نیز من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رٰی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا، جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود (مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فتدبروا'' (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک	کہ اس پر وہ بدرالدجی بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت	ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر	کہ جب مصطفیٰ مرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان ۲۸ مئی ۱۹۲۲ء)

لہٰذا ان حوالجات سے کھلے طور پر ثابت ہوگیا کہ مرزا غلام قادیانی کے عقیدت مند کلمہ طیبہ کے مفہوم میں مرزا غلام احمد قادیانی کو شامل کر کے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں اس لئے ان کا دعویٰ اسلام کرنا اور اپنے کو مسلمان سمجھنا قطعی غلط ہے بلکہ یہ لوگ زندیق و مرتد ہیں اور ان کے ساتھ اسلامی حکومت میں وہی معاملہ کیا جائے گا جو دین اسلام سے پھرنے والے مرتدین کا کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے وہ یہ کہ ایک ہے الفاظ کو ماننا اور دوسرا ہے معنی و مفہوم کو ماننا مسلمان ہونے کے لئے صرف دین کے الفاظ کو ماننا کافی نہیں ہے، بلکہ ان الفاظ کے جو معنی و مفہوم محمد رسول اللہ ﷺ سے لے کر آج تک تواتر کے ساتھ تسلیم کئے اور سمجھے گئے ہیں ان کو بھی ماننا شرط اسلام ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص کسی دینی لفظ کو مانتا ہے، مگر اسکے متواتر معنی و مفہوم کو نہیں مانتا، بلکہ اس لفظ کے معنی وہ اپنی طرف سے ایجاد کرتا ہے، تو ایسا شخص مسلمان نہیں کہلائے گا بلکہ ملحد اور زندیق کہلائے گا۔ اور اس کا کلمہ پڑھنا بے معنی ہے۔ اسی لئے علمائے اسلام نے قادیانیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے کافرانہ عقائد پر متفقہ طور پر چھ مہینے کی مہلت اور بحث و تکرار کے بعد خارج از اسلام قرار دیا۔

قادیانیو، احمدیو، مرزا غلام احمد قادیانی خود تو جہنم کا مزا چکھ رہا ہوگا کیا آپ سب بھی مرزا قادیانی کے بے شمار کافرانہ عقائد پر ایمان لاکر جہنم کا مزا چکھو گے، یا پھر کتاب و سنت کی راہ پر چل کر، بہشت میں جانا پسند کرو گے؟ بلاشبہ توبہ کامیابی کی کنجی ہے۔

☆☆☆

''اسلام میں جھوٹے مدعیان مہدویت و نبوت کے دعویدار''

قادیانی فرقے کے فرد جناب سید حسن رشید احمد سونگھڑوی کی درخواست یہ بھی تھی کہ دجالین و کذابین کے بھی نام ساتھ ہی درج کیا جائے جنھوں نے مہدویت و نبوت کے دعوے کئے لہٰذا ان کی اس درخواست پر ہم لبیک کہتے ہوئے چند ایک کے نام بھی درج کئے دیتے ہیں تاکہ گم گشتہ قادیانیوں کو صراط مستقیم مل جائے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ (الحدیث)

سیکون فی امتی کذابون کلھم یزعم انه نبی اللّٰہ و انا خاتم النبین لانبی بعدی وفی روایته لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون دجالون کلھم یزعمون انه رسول وانا خاتم النبین لانبی بعدی. یعنی میری اُمت میں تیس جھوٹے اور دجال ایسے پیدا ہونگے جو نبوت و رسالت کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ میں خاتم النبین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد میں موجود ہے، اسی لئے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد جو بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور دجال ہوگا اور اس کے پیروکار دجال اور کذاب کے پیروکار ہوں گے اور ان کے اس عقیدہ کی بنیاد اس گراں قدر ہستی کے فرمان پر ہے جن کے متعلق رب العلمین کا ارشاد ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی (۱۲۲) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی وخواہش سے نہیں بولتے، بلکہ ان کے فرمودات وحی الٰہی کے تابع ہوتے ہیں!

محمد رسول ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

مسیلمہ کذاب:۔ پانچ ہفتہ میں اس کے ایک لاکھ سے زیادہ آدمی مرید ہوگئے تھے۔ صحابہؓ کے زمانے میں مارا گیا۔ دبستان مذاہب مطبوعہ نولکشور ص ۲۹۷ میں لکھا ہے کہ سنہ ۱۰۵۳ھ تک مسیلمہ کذاب کے پیرو پائے گئے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ بر مسلم واجب است کے مسیلمہ را مخبر صادق و پیغمبر داند وگرنہ اسلام او مسلم نیست...... مسیلمہ در نبوۃ با حضرت رسالت پناہ محمدی شریک بود چنانچہ ہارون با موسیٰ...... و آنچہ محمد علیہ السلام آوردہ ہمہ حق است و مسیلمہ ہم براں راہ سپرد تاریخ طبری جلد۴ میں بھی اسی طرح ہے اور لکھا ہے کہ اذان میں کلمہ شہادت بھی پڑھتے ہیں (مسیلمہ کے معجزات بھی بہت سے بیان کئے جاتے ہیں۔)

اسود عنسی:۔ اس کے بھی بہت سے پیرو ہوگئے تھے اس کاذب کی جماعت کا ایسا غلبہ ہوا کہ اس نے شہر صنعا پر قبضہ کرلیا۔ ان دونوں جھوٹوں کا احادیث میں ذکر ہے۔

طلیحہ بن خویلد:۔ اس نے مرتد ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں دعویٰ نبوت کیا والمساوی والمحاسن جلد۱ ص ۲۳۔

صالح بن طریف:۔ صالح نے ۱۲۷ھ میں دعویٰ نبوت و مہدی اکبر کا کیا۔ دعویٰ نبوۃ سے بادشاہ بن گیا اس کے خاندان میں ۳۰۰ برس بادشاہت رہی۔ مدت دعویٰ نبوہ ۴۷ برس۔ اپنی موت سے مرا۔ خلدون جلد ۶ ص ۲۰۷ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ اور اس کے زمانے میں رمضان ۱۶۱ھ میں چاند اور سورج کو گہن لگا۔ اور ابن طریف کے دعویٰ کے زمانے میں بھی رمضان ۱۷۰ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا تھا۔

ابو منصور عیسیٰ:۔ اس نے ۳۴۱ھ میں دعوائے نبوت کیا اور رمضان ۳۴۶ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا دعویٰ نبوت ۲۳ برس کے بعد مارا گیا۔ (خلدون ج ۶، ص ۲۰۸)

یحییٰ بن فارس:۔ اس نے مصر کے علاقے میں نبوت اور عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور

طلسم وغیرہ سے مردہ بھی زندہ کرکے دکھایا کتاب المختار منقول از افادۃ الافہام ج ۱ ص ۳۶۱)

اسحاق اخرس:۔ یہ شخص قرآن، توریت، انجیل کا حافظ تھا بڑا گویا اور لستان تھا۔ اقصیٰ مغرب میں پہنچا اور کئی برس خود کو گونگا مادر زاد مشہور کیا ایک دن نہایت فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ بڑے بڑے عالم فاضل متحیر ہوگئے پوچھا گیا کہ آپ مادر زاد گونگے تھے۔ اسقدر گویائی اور فصاحت و بلاغت کہاں سے ایک رات کی رات میں حاصل ہوگئی۔ بہت اصرار کے بعد جواب دیا کہ آج رات فرشتے وحی لیکر آئے اور کہا خدا نے تم کو رسول بنایا ہے۔ اسحاق نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے حق تعالیٰ نے محمد ﷺ کو خاتم النبین بنادیا ہے فرشتوں نے کہا سچ ہے مگر محمد ﷺ ان نبیوں کے خاتم ہیں جو نئے احکام لاتے ہیں اور تم اسی ملت کے نبی ہو میں نے کہا مجھ سے یہ دعویٰ نہیں ہوسکتا۔ میری تصدیق کون کرے گا پس مجھ کو یہ معجزہ دیا گیا۔ (کتاب المختار از افادۃ الافہام ج ۱ ص ۳۲۱)

لا متنبی:۔ ایک شخص نے لاؔ اپنا نام مدتوں مشہور کیا اور پھر نبوت کا دعویدار بنا اور یہی حدیث متواتر لانبی بعدیؒ اپنی نبوت کے استشہاد میں پیش کی اور اس حدیث کو اپنی نبوت کا گواہ بنایا اور یہ معنی کرتا تھا کہ مسمی لا میرے بعد نبی ہوگا (حجج الکرامہ ص ۲۳۷)

ایک عورت متنبیہ:۔ ایک عورت نے مغرب میں نبوت کا دعویٰ کیا لوگوں نے لا نبی بعدی کا فرمان مقابلہ پر پیش کیا اس نے جواب دیا کہ حضور علیہ السلام نے لا نبی بعدی فرمایا ہے یعنی میرے بعد کوئی مرد نبی نہ ہوگا لا نبیۃ بعدی نہیں فرمایا کہ میرے بعد کوئی عورت نبی نہ ہوگی (حجج الکرامہ ص ۲۳۷)

بہاء اللہ:۔ بہاء اللہ نے نبوت اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور چالیس برس نبوت کا اعلان کرکے مرا الکواکب رسالہ بہائیہ ۲۵ رجون ۲۴ء ص ۳) بہاء اللہ مرزا صاحب کا ہمعصر ہے۔ مرزا صاحب سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزائی اصول سب اسی سے ماخوذ ہیں الاّ قلیلاً

نوٹ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت ہمیشہ آتے رہے ہیں لیکن آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی اس کے اثبات دعویٰ میں سدِ سکندری کی طرح حائل تھی اس لئے سب کی نظر عنایت ان کی تحریف پر لگی رہی ہے اور ان میں سے ہر شخص نے اپنے اپنے فہم کے مطابق اُن کی تحریف میں کوشش کی۔ لیکن امت محمدیہ ﷺ میں اس قسم کی لایعنی تحریفات کب کھپ سکتی تھیں۔ امت نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے حالانکہ ان کی تحریفات مرزائی تحریفات سے زیادہ دلچسپ تھیں۔

سیّد محمد جونپوری:۔ سیّد محمد جونپوری نے ۹۰۱ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا جسکے مرید آج تک حیدرآباد گجرات و مارواڑ میں بکثرت ہیں۔

عبداللہ مہدی:۔ عبداللہ مہدی نے افریقہ میں خروج کیا اور طرابلس و مصر کو فتح کرلیا مدت مہدویت چوبیس سال اپنی موت سے مرا (ابن اثیر ۹۰)

محمد علی باب:۔ محمد علی باب نے ایران میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ اور اس کے زمانے میں ۱۲۶۷ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا۔

نوٹ مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶ میں فرماتے ہیں اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف و کسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کرسکتے ہیں تو پیش کریں اس سے بیشک میں جھوٹا ہوجاؤں گا۔

تنبیہ:۔ یہ خسوف و کسوف تو ۱۳۔۲۸ تاریخ ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ میں ہوا اور ۱۳۱۲ھ میں امریکہ میں جہاں ڈاکٹر ڈوئی مدعی تھا خسوف و کسوف واقع ہوا۔ نوٹ ضمیمہ تحفہ گولڑیہ ص ۴ میں مرزا صاحب نے لو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کو اپنی نبوت کی صداقت کیلئے معیار بنایا ہے کہ جھوٹے نبی کو ۲۳ برس کی مہلت نہیں دی جاتی بلکہ اس کو ہلاک کردیا جاتا ہے حالانکہ اس آیت

سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ اس آیت میں جو بعض کا لفظ آیا ہے۔ وہ جھوٹے ملہون کو سزا سے خارج کردیتا ہے کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ سچا ملہم اگر بفرض محال اپنے سچے الہاموں کے ساتھ بعض جھوٹے الہام بھی بیان کردے تو اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کی ہے کہ اس کو بری طرح ذبح کرڈالیں غرض بعض الاقاویل کی قید نے نہایت صفائی سے جھوٹے ملہم کو اس آیت سے نکال دیا۔ اور نیز حالانکہ ہزاروں سچے نبی شہید کردئے گئے۔ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ. فَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ فَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ. وَقَتْلَهُمُ الانبیآءَ بہت سی آیات ناطق ہیں۔ کیا وہ سب معاذ اللہ جھوٹے تھے۔ اور حالانکہ بیسیوں نے جھوٹے دعوے کے ساتھ یہ مہلت پائی کیا وہ سچے نبی ہوئے۔ اور پھر تعجب ہے کہ جب حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں تو آپ کے بعد معیار نبوت کیسا۔ اور پھر مرزا صاحب نے دعویٰ کے بعد ۲۳ برس کی مہلت کہاں پائی ۱۹۰۲ء میں دعویٰ نبوت کیا ۱۹۰۸ء میں انتقال ہوا کل چھ برس زندہ رہے۔ اگر دعویٰ مسیحیت کو بھی لیا جائے تو بھی یہ مدت نہیں ملی کیونکہ دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا اسکے بعد ۱۷ سال چند ماہ زندہ رہے۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۵۱۔۵۵) کیونکہ لو تقول میں وحی نبوت ہی کا تقول مراد ہے۔

عیسلہ اسود بن کعب	یمن	۶ھ	نبوت	احمد بن کمال	افغانستان	۳۱۶ھ	نبوت
طلیحہ بن خویلد اسدی	خیبر (منہ)	۸ھ	نبوت	تجیت (عورت	افریقہ	۳۱۸ھ	نبوت
مسیلمہ بن کبیر	یمامہ	۱۰ھ	نبوت	جورج (عورت)	افریقہ	۳۲۲ھ	نبوت
سجاح بنت حارث	الجزیرہ	۱۳ھ	نبوت	الحاکم فاطمی خلیفہ	قاہرہ	۴۱۰ھ	خدا
مختار بن ابوعبید ثقفی	کوفہ	۶۳ھ	نبوت	حمزہ زوزنی	مصر	۴۱۱ھ	نبوت
بیان بن سمعان تمیمی	کوفہ	۹۶ھ	نبوت	سکون بن ناحق	قاہرہ	۴۲۶ھ	مظہر خدا
ابو منصور عجلی	کوفہ	۱۲۰ھ	نبوت	اصغر بن ابوالحسن	حران	۴۳۹ھ	مسیح موعود
مغیرہ بن سعید عجلی	کوفہ	۱۲۹ھ	نبوت	بہافرید بن ماہ فروردین	نیشاپور	۴۴۲ھ	نبوت

صالح بن طریف	اندلس	۱۳۰ھ	نبوت	ابوعبیداللہ بن عباس	حمیرہ	۲۵۰ھ	خدا
محمد بن فضلاس الخطاب	کوفہ	۱۳۴ھ	نبوت	ابن تومرسلے	مراکش	۲۵۰ھ	مہدی موعود
اسحاق اخرس	مراکش	۱۳۵ھ	نبوت	محمد بن عبداللہ عاضد	قاہرہ	۲۵۰ھ	مہدی موعود
حرب بن عبداللہ	بغداد	۱۳۸ھ	مسیح موعود	حسین بن عمران	عراق	۲۸۳ھ	نبوت
حکیم مقنع	بغداد	۱۲۸ھ	نبوت	ابوالحسن علی تجرشیم	بغداد	۲۸۰ھ	خدا
استاد سیس	ایران	۱۵۴ھ	نبوت	محمود واحد گیلانی	عراق	۶۰۰ھ	نبوت
بابک خرامی	بغداد	۲۰۰ھ	خدا	قطب الدین احمد	افریقہ	۶۵۵ھ	نبوت
ابوعیسیٰ بن یعقوب	اصفہان	۲۱۸ھ	نبوت	رشید الدین ابوالحشرتان	شام	۶۵۷ھ	مظہر خدا
یہود بن ابان	بحرین	۲۶۰ھ	نبوت	احمد بن ہلال	دمشق	۷۸۰ھ	نبوت
ابوالعباس	قاہرہ	۲۹۸ھ	نبوت	سید محمد جونپوری	ہندوستان	۸۴۰ھ	مہدی موعود
عبداللہ بن احمد زکرویہ	مصر	۳۰۱ھ	نبوت	بایزید عبداللہ انصاری	ہندوستان	۹۵۵ھ	نبوت
ماوطی	سوڈان	۳۱۶ھ	نبوت	جان محمد فراہی	سندھ	۵۸۷ھ	مسیح موعود
ابومحمد حامیم	افریقہ	۳۱۳ھ	نبوت	شیخ محمد فرہی	سندھ	۸۹۵ھ	مسیح موعود

علامہ نواب صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی نے ''الاذاعة لما کان ولما سیکون یدی الساعة'' نام سے ایک کتاب لکھی جس میں انہوں نے دجالین وکذابین کے مفصل حالات قلمبند کئے ہیں۔

نواب صدیق حسن قنوجی بھوپالی کا اظہار خیال مرزا قادیانی کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

''اور بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بترتیب ''مصلح مجدد، مہدی اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے کرتے نبوت کا دعویٰ کیا اور نواب صدیق حسن خان صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اٹھارواں جھوٹا نبی لکھا ہے۔

ملخص: [illegible]

☆☆☆

"مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں (منظور الٰہی ص ۳۴۹) ماخوذ از قادیانیت اپنے آئینہ میں

"میں ایک دائم المریض آدمی ہوں" (ضمیمہ اربعین ص ۳ ۷ ۴ ص ۴)

قادیانی اخبار ریویو آف ریلیجنز راوی ہے۔

حضرت اقدس (مرزا) نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے (ریویو اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵ ماخوذ از قادیانیت اپنے آئینہ میں)

"مجھے دماغی کمزوری اور ذیابطیس اور دوران سر کی وجہ سے بہت ناطاقتی ہوگئی ہے"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷)

"ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے (روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی ص ۲۴۶ نشان نمبر ۸۵)

جسم بیکار:۔

اور اگر ایک سطر بھی لکھوں یا کچھ فکر کروں تو خطرناک دوران سر شروع ہوجاتا ہے۔ اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ جسم بالکل بے کار ہو رہا ہے۔ اور جسمانی قویٰ ایسے ہوگئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے۔ گویا مسلوب القویٰ ہوں (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء ماخوذ از قادیانیت اپنے آئینہ میں)

اور اسی طرح مولوی عبدالحق غزنویؒ سے مباہلہ کے بعد ۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ہندوستان کے متعدد صوبوں میں طاعون کی وباء کو پھیلتے ہوئے دیکھکر وہ اور انکے جھوٹے حواریوں نے لوگوں کی معصومیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جھوٹا پراپیگنڈہ کرنا شروع کیا کہ ایک رسول کی تکذیب کی جارہی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے طاعون کی بیماری کو بطور عذاب بھیجا ہے۔ اور جو کوئی قادیان میں آجائے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ لیکن کچھ ہی دنوں میں قادیان میں بھی طاعون نے ایسی تباہی مچائی کہ خود مرزا قادیانی طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوکر

ذلیل وخوار ہوا۔ دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم کا مزہ چکھا دیا۔ اور یہ سب مباہلہ کا ہی نتیجہ تھا۔

چنانچہ طاعون کی نسبت مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ:۔

"نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ جہنم سے مراد میرے الہامات میں طاعون ہے"۔ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۸۳)

"اس طرف طاعون کا بہت زور سنا ہے ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں۔ اور چند روز ہوئے ہیں کہ میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی۔ پہلے کچھ خوفناک آثار معلوم ہوئے۔ مگر کچھ خدا کے فضل سے اس کا زور جاتا رہا۔ یہ ایک جدا ہاتھ میں غدود پھول گئے تھے۔ اور یہ طاعون جوڑوں میں ہوتی ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم مکتوبات نمبر ۳۸)

ذیابطیس اور سو دفعہ پیشاب

ایسے ہی میرے لاحق حال دو بیماریاں ہیں۔ ایک بیماری بدن کے اوپر کے حصہ میں ہے۔ جسکی شدت کی وجہ سے بعض وقت زمین پر گر جاتا ہوں۔ اور دل کا دوران خون کم ہوجاتا ہے۔ اور ہولناک صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے۔ جو کثرت پیشاب کا مرض ہے جس کو ذیابطیس بھی کہتے ہیں۔ اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بکثرت آتا ہے۔ اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور بعض اوقات قریب سو دفعہ دن رات میں آتا ہے۔ اور اس سے بھی ضعف بہت ہو جاتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۲۱ براہین احمدیہ ص ۳۷۳)

اس گونا گوں امراض خبیثہ میں مبتلا ہونے کے باوجود جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کا غرور پھر بھی آسمان سے باتیں کرنے لگا۔

مرزا غلام قادیانی کی عمر کے متعلق دعا:۔

مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:۔ میری پیدائش

۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ صفحہ ۱۷۷ حاشیہ اور تریاق القلوب میں پیدائش ۱۸۴۵ء بتلائی ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی سے سوال کیا گیا:۔

’’کیا جناب کو یہ بھی اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی۔ مرزا قادیانی نے جواب دیا۔ ’’ہاں عمر کے متعلق مجھے الہام بتایا گیا تھا کہ وہ اسی ۸۰ کے قریب ہوگی۔ اور حال میں ایک رؤیا کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۵ سال اور بڑھانے کے واسطے دعا کی ہے۔

ایک دعا اور اس کا جواز:۔

میاں محمد دین احمدی کباب فروش لاہور نے ایک عریضہ حضرت مسیح موعودؑ (مرزا) کی خدمت میں بھیجا جس میں لکھا تھا۔ یا حضرت میں نے چند روز سے محض رضائے الٰہی کے لئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دی جاوے کیونکہ اسلام کی اشاعت کے واسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے؟

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے جواب میں تحریر فرمایا:۔

’’ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد ۹ ص ۲۹۷ تا ۲۹۸)

قارئین اس عبارت کو غور سے پڑھیں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں۔ سو اسی

طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں ۸۰ اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا کہ لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں گے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۹۴)

اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو وحی ہوئی:۔

’’تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔‘‘

(روحانی خزائن جلد ۲۰ الوصیۃ ص ۳ الترتیب صفحہ ۳۰۱ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

’’اس دن سب پر اداسی چھاجائیگی یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمھارا (مرزا) واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات دکھلائیں گے بعد تمھارا حادثہ آئے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۲۰ الوصیۃ ص ۴ الترتیب ص ۳۰۲)

۲۵ / اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی روزانہ ڈائری یوں چھپی فرمایا:۔

’’یہ زمانہ کے عجائبات ہیں رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے۔